جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

روئداد

مناظرہ جودھپور

مابین

مولانا حکیم ابو الفضل عبد الحنّان صاحب ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ دہلی

و

ابن مولوی عبد الوہاب صاحب ملتانی آنجہانی مدّعی امامت کبریٰ

منعقدہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء بمقام جودھپور اسٹیٹ

ناشر

مینیجر اہلحدیث گزٹ صدر بازار دہلی

مطبوعہ جمال پرنٹنگ ورکس دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم

اما بعد تیرہویں صدی ہجری کی انتہا ہے اور غالباً چودھویں صدی شروع ہوگئی ہے کہ پنجاب کے الحاد خیز خطہ کے اُس مخصوص علاقہ سے جہاں فرقۂ باطنیہ رافضیہ کے مربی اعظم حسن بن صباح کی ذریات اور روحانی اولاد پھیلی ہوئی ہے ایک شخص مسمّٰی عبدالوہاب اپنے صباحی اسلاف کا نام زندہ کرنے کے لئے غربت اور مسکنت کا گودڑ طالبعلمانہ رنگ میں رنگ کر اپنے جسم پر لپیٹ کر اور اپنے رفض کو چھپانے کے لئے اپنا خاندانی نقاب تقیہ اپنے چہرے پر ڈال کر شیخ الکل حضرت میاں صاحب رح کی خدمت مبارک میں بمقام دہلی حاضر ہوتا ہے کئی سال تک میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درسگاہ میں سماعت کرتا رہا۔ چونکہ طبیعت کند اور سمجھ بہت ہی ناقص تھی اور دماغ میں صباحی خیالات رچے ہوئے تھے اس لئے میاں صاحب رح کے یہاں کی سماعت کا اس پر چنداں اثر نہ پڑا ہاں یہ ضرور ہوا کہ میاں صاحب کے یہاں بیٹھنے کی وجہ سے اس کے رفض پر پردہ پڑ گیا اور اہلسنت یہ سمجھنے لگے کہ یہ بھی ہم میں سے ہے حالانکہ بعد کے واقعات نے روز روشن کی طرح بتلا دیا کہ اس شخص کو اہلسنت سے ذرہ برابر بھی لگاؤ نہیں ہے بلکہ یہ اپنے اسلاف اہل رفض کی سنت کے مطابق تقیہ سے کام لے کر اہلحدیث میں جو اہلسنت کا کٹر فرقہ ہے روافض کے مسائل کو جاری کرنا چاہتا ہے۔

عبدالوہاب آنجہانی کا علم وفضل

یہ شخص فطرۃً کند تھا اس کی طبیعت نارسا تھی کم فہمی اس کی خمیر میں تھی اور اُس پر طرہ یہ کہ علم وفضل سے بھی کورا تھا۔ اس کا مبلغ علم یہ تھا کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی چند کتابیں طوطوں کی طرح رٹ لی تھیں اور بس۔ صرف ونحو جو قرآن وحدیث کے لئے مبادیات کی حیثیت رکھتے ہیں اور جس کے بغیر پڑھے عربی زبان کی کسی کتاب کا پڑھنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص بغیر وضو کئے نماز پڑھ لے لیکن یہ شخص ان علوم سے بھی نابلد تھا علم معانی و بیان جو عربی زبان کی روح ہیں جنکے بغیر قرآن شریف اور احادیث کے اعجاز و اسلوب کو سمجھنا اور ان کے مفہوم و معانی کی گہرائیوں تک پہنچنا صرف مشکل ہی نہیں

عرض حال

(۱) میں مناظرہ کی خاطر تین ماہ جودھ پور میں ٹھیر ا رہا آخر بصد مشکلات حکومت جودھپور کے حکام نے ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو جبکہ ملک معظم جارج پنجم کے انتقال کا دوسرا روز تھا اور اظہار غم کے لئے عام تعطیل منائی جارہی تھی مناظرہ کی اجازت دی۔ ایک وسیع احاطہ میں پولیس نے مناظرہ کا بندوبست کیا اور نہایت حسن وخوبی کے ساتھ تین گھنٹے پولیس کی حفاظت میں مناظرہ ہوتا رہا۔

(۲) مناظرہ میں فریقین نے جو تقریریں کیں اُن کو نیز کل کارروائیوں کو لکھا گیا تھا۔ جب میں جودھ پور سے رخصت ہونے لگا تو میں نے ایک دن پیشتر بعد نماز جمعہ ایک کثیر مجمع کے سامنے اُسے پڑھ کر سنا دیا مجمع میں فریقین کے لوگ موجود تھے میں نے سنانیکے وقت کئی بار دریافت کیا کہ اس میں کوئی زیادہ یا غلط بات لکھی گئی ہو تو ابھی تبلاؤ تاکہ اس کی اصلاح کردی جائے لیکن ایک شخص بھی اس کے خلاف نہ بولا بلکہ لوگوں نے حرف بحرف کی تائید کی اور بہتوں نے جو مناظرہ میں شریک تھے اس تحریر پر دستخط کردئے جو آخر میں مناظرہ کے ثبت ہیں۔

(۳) میں ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو مناظرہ سے فارغ ہوا اور جب تک میرا فریق جودھ پور سے نہیں بھاگا میں بھی نہیں ہٹا جب فریق ثانی خسران مبین کی پوٹلی سر پر اُٹھائے بھاگ گیا تو پھر میں یکم فروری ۱۹۳۶ء کو جودھ پور سے رخصت ہو کر دہلی آگیا۔

(۴) اس مناظرہ کے اول میں بطور تمہید کے مولوی عبدالوہاب آنجہانی کے جو کچھ واقعات لکھے گئے ہیں وہ کتاب "سوداگران دہلی" سے لئے گئے ہیں جو دہلی کے بڑے بڑے تاجروں کے دستخطوں سے شائع ہوئی ہے حافظ حمید اللہ صاحب فنانشل سکرٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی۔ شیخ عطاء الرحمٰن صاحب ناظم دار الحدیث رحمانیہ وغیرہم جیسے اہم لوگوں کے اس پر دستخط ہیں۔

(۵) میں نے دہلی پہنچکر اس لکھے ہوئے مناظرہ کی کتابت کروانی شروع کردی تاکہ چھپوا کر ان لوگوں کو پہنچا دیا جائے جو مناظرہ میں شریک نہ تھے۔

مناظرہ کی کتابت ہو رہی تھی کہ یکایک میرے وطن سے میری طلبی آئی اور میں مناظرہ چھپوائے بغیر وطن چلا گیا۔ وہاں بعض ضروریات کی وجہ سے مجھے تین ماہ کامل ٹھیرنا پڑا اب جبکہ میں وطن سے واپس آگیا ہوں تو اسے چھپوا کر ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں امید ہے کہ وہ حضرات جو اس کے انتظار میں رہکر تکلیف برداشت کر رہے تھے معاف فرمائینگے اور انصاف کی نگاہ سے اُسے دیکھکر حق کا ساتھ دینگے

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اللہ کی رحمتوں کا امیدوار

ابوالفضل عبدالحنان غفرلہ ولوالدیہ ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ دہلی۔ ۱۶/۶/۳۶

خالی پاکر جھٹ وعظ کا دل آویز جال پھیلا دیا وعظ سے مقصد اگر جلب منفعت اور دنیا طلبی نہ ہو تو بہت بہتر ہے اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کوئی بہتر کام نہیں ہو سکتا لیکن اگر اسی وعظ اور قال اللہ و قال الرسول کی سریلی راگ سے دنیا کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود ہو تو اس وعظ سے دنیا میں اور کوئی بدتر کام بھی نہیں ہے کیونکہ یہی وعظ ایک دن اُسے جہنم میں اوندھے منہ گرا دیگا عبد الوہاب کا واعظانہ رنگ اختیار کرنا اس میں اس کی دنیاوی مصلحت تھی یا دینی اس کا فیصلہ آگے چل کر خود اس کے واقعات اور سوانح حیات کریں گے۔

طالبعلمانہ زندگی گذارنے کے بعد اس شخص نے سب سے پہلے مسجد سرائے حافظ بنّہ صدر بازار میں قیام کیا اس کے بعد معلوم نہیں کون سے وجوہ اور اسباب ہوئے کہ جن کی بنا پر اس شخص کو مسجد ہذا کو بہت علیحدہ کر دیا گیا۔ ان کی تفصیلات اہل دہلی کو معلوم ہیں لیکن چونکہ وعظ گوئی کا سلسلہ اس شخص نے شروع کر دیا تھا اس لئے بعض کے دلوں میں اس کے وقار کا پیدا ہونا بھی ایک بدیہی امر تھا۔ اگر آج شیطان دنیا میں اپنی مخصوص ہیئت و شکل کے ساتھ جلوہ گر ہو اور مسجد کے منبروں پر کھڑا ہو کر رقت آمیز لہجہ میں جھوم جھوم کر اور دانتوں کو پیس پیس کر منہ کو بسور بسور کر قال اللہ و قال الرسول کہنے لگ جائے تو بھی چند نفوس قدسیہ مومنین قانتین کے ایسے ضرور مل جائیں گے جو اس کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہوں گے تو پھر یہ کیسے ناممکن ہے کہ آدمی زادہ جو کتنا ہی بد طینت کیوں نہ ہو لیکن پھر بھی شیطان علیہ ما علیہ سے بدرجہا فضیلت رکھتا ہے وہ گردن کی رگیں پھلا پھلا کر نبطا ہر مخلوق کو قعر ذلت سے نکالنے کے لئے منبر پر دھواں دھار تقریر کرتا ہو اور اس کی جانکاہی و اسلام نوازی کا اثر مؤمنین کے دلوں کو مسخر نہ کرے چنانچہ مسخر کیا اور اسی تسخیر و شیفتگی کی وجہ سے چند اشخاص سوداگران دہلی میں سے اُٹھے اور اُسے مدرسہ اہلحدیث دار الہدیٰ کشن گنج میں لے گئے۔ جب آپ مسجد سرائے حافظ بنّہ میں مقیم تھے اس وقت حنفیت کا روپ دھارن کئے ہوئے تھے لیکن جونہی آپ نے مدرسہ اہلحدیث میں سر قدم رکھا فوراً اپنا روپ بدل دیا اب آپ غالی اہلحدیث بن گئے حنفی عوام میں مولوی وہ ہے جو خوش گلو ہو مثنوی مولانا روم اور دیگر اشعار و غزلیات لحن و راگ سے پڑھتا ہو اور اہلحدیث عوام میں مولویت کا معیار یہ ہے کہ دس میں حاشیں رفع الیدین ہوں ان کو ہر وعظ میں الٹ پھیر کر پڑھ دیتا ہو بس وہ بڑا مولوی ہے بڑا محدث ہے خواہ اُسے صحیح و سقیم کا بالکل علم نہ ہو خواہ اُسے علم الرجال سے قطعی آگاہی نہ ہو۔ خواہ حدیث کے ان علوم سے جن سے علم حدیث میں بڑی مدد ملتی ہے وہ محض جاہل ہو۔

بلکہ ناممکن ہے لیکن یہ ان سے بھی ناآشنا اور محض نا آشنا تھا ایک مرتبہ اس شخص نے دعوی کیا کہ قرآن شریف میں بھی غلطی ہے لوگوں نے دلیل پوچھی جواب دیا کہ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کا قول اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی نقل کیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ فرعون کہتا ہے میں تمہارا بڑا رب ہوں فرعون کا اپنے کو بڑا رب کہنا غلط ہے یا نہیں اور جب یہ اس کا غلط قول قرآن شریف میں موجود ہے تو قرآن شریف میں غلطی ہوئی یا نہیں اس قسم کی اور بھی بہت سی بہکی بہکی باتیں کرتا تھا جس کو اہل علم سُن کر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اس کے جہل مرکب اور سوءِ فہمی کا نتیجہ ہے کاش یہ شخص علم معانی و بیان سے واقفیت رکھتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ کسی کے غلط قول کو نقل کرنے سے نقل کرنے والے کے کلام میں غلطی نہیں ہوا کرتی ۔ فرعون کا قول اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی غلط ہے لیکن چونکہ یہ نقل کلام اللہ میں صحیح ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ اس نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی کہا تھا لہٰذا کلام اللہ ... ہے کلام اللہ میں جس کو قرآن شریف کہتے ہیں غلطی نہیں ہے عبدالوہاب کی کج فہمی و کم علمی کی یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے ورنہ اگر اس کی کج فہمیوں کے تمام نتائج کو اکٹھا جاچ کیا جائے تو بلا مبالغہ ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

علم فقہ ۔ اصول فقہ ۔ اصول تفسیر ۔ اصول حدیث اور دیگر علوم آلیہ جو کتاب و سنت کے لئے خادم کی حیثیت رکھتے ہیں ان سب سے بالکل ناواقف تھا ۔ غالباً اس میں بھی خدا کی شاید کوئی مصلحت مضمر ہو گی ممکن ہے یہ ان علوم کو پڑھ کر اور زیادہ مخلوق کی گمراہی کا سبب بن جاتا اب تو اس نے صرف جاہل طبقہ کو گمراہ کر رکھا ہے ان علوم کو پڑھنے کے بعد عجب نہیں علماء کو بھی اپنی گمراہی میں لپیٹ لیتا

عبدالوہاب آنجہانی کا واعظانہ رنگ

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے پایہ کے محدث تھے اعلیٰ درجہ کے مفسر اور فقیہ تھے تمام اسلامی دنیا میں آپ کے بڑے بڑے شاگرد پھیلے ہوئے تھے جنکے زرین کارنامے انشاء اللہ رہتی دنیا تک چمکتے رہیں گے ان تمام خوبیوں کے باوجود خود میاں صاحب کوئی طرحدار واعظ نہ تھے اگر کبھی وعظ فرماتے بھی تو بہت ہی سادہ میاں صاحب کو تو صرف ایک دھن لگی ہوئی تھی وہ یہ کہ جس طرح بھی ممکن ہو کتاب و سنت کی آواز ہندوستان کے ہر گوشہ میں بلند ہو جائے اور آبائی رسمیں مٹ کر ان کی جگہ سنن نبویہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا اجرا ہو جائے عبدالوہاب آنجہانی کے لئے یہ موقع بہت ہی نادر تھا کیونکہ دہلی میں میاں صاحب کے شاگرد باعمل تھے اور جو تھے وہ بڑے بڑے قومی کاموں میں مشغول تھے عبدالوہاب آنجہانی نے میدان

شامت آئی ہے کہ وہ اس سے انکار کرے۔
جب آپ نے دیکھا کہ میرے وعظ کا لوگوں کے دلوں پر کچھ نہ کچھ اثر ہوتا جارہا ہے تو لگے ہاتھ اپنے آبائی مسلک یعنی مسئلہ متعہ کے جواز کا فتویٰ بھی دیدیا بس پھر کیا تھا اس کی آڑ میں بہت کچھ گلچھرے اُڑائے گئے اور نہ معلوم اس مسئلہ متعہ کے ذریعہ کتنی عصمت مآب مستورات کی عفت اور عزت پر ہاتھ صاف کئے گئے ہوں گے اس کی خبر تو اُن مولوی صاحب کو ہوگی جنھوں نے اسکے جواز کا فتویٰ دیا یا اُن کے حاشیہ نشینوں کو ہوگی جو اس فتویٰ کی آڑ میں گلچھریاں کرتے ہوں گے اور ہمیشہ ایک نئی دلربا کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہوں گے اس کے بعد آپ نے پنجابی قوم کی ایک مالدار[۱] بیوہ عورت سے بغیر اس کے ولی کی اجازت کے پوشیدہ نکاح کرلیا اور بیوہ کی لڑکی سے جس کا نکاح ہو چکا تھا صرف رخصتی باقی تھی اپنے ایک مرید کا نکاح[۲] کر دیا آپ نے یہ ہر دو نکاح ایک ہی وقت[۳] میں کئے۔ اس طرح پر کہ مولوی صاحب نے اپنے مرید صاحب کا نکاح پڑھا دیا اور مرید صاحب نے اپنے پیر صاحب کا[۴] (عوض معاوضہ گلہ ندارد) من ترا قاضی بکنم تو مرا قاضی بکن)
پوشیدگی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اگر ان دونوں ماں بیٹی کے وارثوں کو خبر ہو جاتی تو پیر اور مرید دونوں کی خیر نہ تھی دونوں کی حجامت کر دی جاتی۔ اُن سوداگران دہلی نے جو آپ سے عقیدت رکھتے تھے ہر چند دریافت کیا کہ اگر آپ نے نکاح کیا ہے تو سچ بتادیں آپ نے قرآن شریف ہاتھ میں لے کر کہدیا کہ نہ میں نے نکاح کیا ہے نہ اپنے مرید کا نکاح کرایا ہے لیکن خالق اکبر نے اس راز کو اس طرح فاش کر[۵] دیا کہ پیر اور مرید دونوں کی خفیہ دلہنیں حاملہ ہوگئیں۔ برادری والوں میں بڑی چہ میگوئیاں ہوئیں نو مہینے کے بعد بقاعدہ منطق صغریٰ وکبریٰ کے ملاپ کے نتیجے حد اوسط کے پردے ہٹا کر فرزندان سعادتمندان کی شکلوں میں شکم مادر سے اس طرح نکل آئے جیسے چودھویں رات کا چاند گھنگور گھٹاؤں کو پھاڑ کر قبۂ آسمان پر نکل آتا ہے۔ یعنی پیر اور مرید دونوں کی خفیہ دلہنوں کے ایک ایک عدد لڑکا پیدا ہوا بس پھر کیا تھا دہلی کی پنجابی قوم کے تھرما میٹر کا پارہ اوپر کو چڑھ گیا کیونکہ اس میں ان کی جگ ہنسائی تھی لیکن یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ سفید پوشیوں میں بیچاروں کو آزاد چھوڑ کر اُن سے یہ امید رکھنی کہ یہ ہرنیوں کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے۔ محض خوش عقیدگی یا بھولاپن ہے۔ اور سچ پوچھو تو پیری مریدی کے سلسلہ میں آئے دن اس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں جن کو مریدان خوش عقیدہ بڑی کشادہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں چونکہ یہ پنجابی

ان نمبروں کے حوالجات کے لئے دیکھو کتاب سوداگران دہلی کا جواب ۱-۲-۳-۴-۵

چونکہ عبدالوہاب کشن گنج کے اہلحدیثوں کے نزدیک اس معیار پر پورا اترا اس لئے اب وہ مولوی بلکہ مولانا ہے۔

مولوی عبدالوہاب صاحب سرائے حافظ بنہ کی مسجد سے علیحدہ کئے گئے تھے اور وہ مسجد حنفیوں کی تھی اس لئے ضرورت تھی کہ حنفیوں کے خلاف کچھ زہر اگلا جائے تاکہ حنفیوں کو کچھ آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو۔ آپ نے اپنے وعظ میں جو خالص خیالی توحید سے لبریز ہوتا تھا حنفیوں کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور یہاں تک غلو کیا کہ حنفیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا اپنے ہر وعظ میں کہنا شروع کیا کہ حنفی مسلمان نہیں ہیں ان سے علیحدگی اختیار کرو اس تقریر سے محلہ کے خرمن امن میں آگ لگ گئی اہلحدیث اور حنفی آپس میں خوب لڑے باتوں سے جوتوں تک اور جوتوں سے لٹھ بازیوں تک کی نوبت آگئی فریقین میں خوب لاٹھیاں چلیں کئی ایک شخص کے سر پھوٹ گئے پھر سر جوڑ کر آپس میں مل کر نہ بیٹھے مولوی عبدالوہاب کی سبز قدمی نے یہیں تک بس نہ کیا بلکہ فریقین کے ہزاروں روپے مقدمہ بازی پر خرچ کرا دیئے۔

چند دنوں کے بعد ایک اور گل کھلایا وہ یہ کہ پنجاب کی ایک منکوحہ عورت سے جس کا شوہر زندہ تھا پوشیدہ نکاح کر لیا اس کے شوہر کو جب خبر ہوئی تو دہلی میں آ کر اس نے عبدالوہاب پر اغوا کا دعویٰ کر دیا۔ جب اس واقعہ کی شہرت ہوئی تو بعض معتقدین کے حلقہ سے نکل گئے اور مولوی عبدالوہاب کو لعنت ملامت کرنے لگ گئے لیکن اس حیا سوز واقعہ کے بعد بھی بعض افراد مولوی عبدالوہاب کی بد طینتی اور بد اطواری کو سمجھنے سے قاصر رہے یہاں تک کہ اس میں بھی وہ لوگ ان کا ساتھ دیتے رہے اس اغوا کے مقدمہ میں بے دریغ پیسے خرچ کرتے رہے ان کے پیسوں کے بل بوتے پر وہ اس مذموم فعل پر بھی نہ شرمایا نہ اس کی گردن ندامت سے جھکی۔ مقدمہ میں بہت ہی کذب سے کام لیا دوران مقدمہ میں صاف بیان دیا کہ نہ میں نے نکاح کیا ہے نہ مجھ سے یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ اس نے اس سے نکاح بھی کیا تھا اور وہ لڑکی بھی اسی سے پیدا ہوئی تھی بعض لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے اس عورت سے جبکہ اس کا شوہر زندہ ہے کس طرح نکاح کر لیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا شوہر مشرک ہے اور عورت موحدہ ہے اس لئے مشرک اور موحدہ کا نکاح نہیں ہوتا۔

اب جبکہ مولوی صاحب نے اس شوہر والی عورت سے نکاح کرنا جائز قرار دے دیا تو اب کس کی

ان نمبروں کے حوالجات دیکھو سوداگران دہلی کا جواب ۔ ۱ ۔ ۲ ۔ ۳ ۔ سلم

جلائی گئی تھی یا نکاح شدہ عورت کا خفیہ نکاح کرنے کی وجہ سے شاعر صاحب اگر اس پر بھی روشنی ڈال دیتے تو سوانح نویسوں کو بڑی سہولت ہو جاتی۔

پیر صاحب کی یہ دلہن اُن سے اس ترکیب سے چھین لی گئیں۔ پیر صاحب ہاتھ مسلتے رہ گئے اب ذرا مرید صاحب کا حال سنیئے ان کی دلہن کا جو اصلی شوہر تھا انہوں نے ان پر دعویٰ کر دیا خوب مقدمہ بازی ہوئی آخر مرید صاحب بھی پیر صاحب کی طرح ناکامیاب ہوئے حاکم نے اصلی شوہر کو ان کی دلہن دلا دی ہاں اتنا ضرور ہوا کہ اس کش مکش میں راز ہائے سربستہ کو کھولنے کے لئے جو ایک صاحبزادہ عدم سے وجود میں آیا تھا وہ اصلی شوہر نے نقلی شوہر کے حوالہ کر دیا یعنی اس بیچارے نے محض اپنی عورت پر قبضہ کیا اور اُس دوسرے کی غلطی کا جو غلط نتیجہ نکلا تھا وہ اُسی کے سپرد کر دیا بیشک شرافت اسی کا نام ہے ورنہ کوئی دوسرا ہوتا تو شاید اصل مع منافع کے وصول کر لیتا۔

مولوی عبدالوہاب کا کشن گنج سے اخراج

جب مولوی عبدالوہاب کی بہت بدنامی ہوئی اور سوداگران اہلحدیث کشن گنج کے نزدیک وہ جھوٹے ثابت ہوئے تو انہوں نے مولوی عبدالوہاب کو مدرسہ دارالہدیٰ کشن گنج سے بیک بینی و دوگوش نکال دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کلاں صدر بازار میں تشریف لے آئے اس لئے کہ پنجابی قوم میں ابھی تک بہت سے ایسے شریف مزاج اور بھولی طبیعت کے موجود تھے جو آپ کو باوجود آپ کی کرتوتوں اور خفیہ در خفیہ نکاحوں اور متعہ کی ہنگامہ خیزیوں کے نہایت ہی متقی پرہیزگار اور خدا ترس سمجھتے تھے کچھ دنوں تک اس مسجد میں بھی رنگ جماتے رہے۔ جب دیکھا کہ عوام میرے وعظ و نصیحت قال اللہ و قال الرسول کی راگنی سے گرویدہ ہو رہے ہیں اور میرے پر شیفتہ و فریفتہ ہیں تو یکایک اپنی امامت کا صور پھونکنا شروع کر دیا کہنے لگے کہ میرے دئیے بغیر زکوٰۃ قبول نہ ہوگی میری بیعت بغیر نجات نہ ہوگی وغیرہ

اس قسم کے صور پھونکنے سے ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا پنجابی سوداگروں میں سے جو بعض ابھی تک اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے مولوی عبدالوہاب کو فرشتہ خصلت سمجھتے تھے تاڑ گئے کہ

لے دیکھو کتاب سوداگران دہلی کا جواب۔

اہلحدیث تھے اور ابھی تک پیری مریدی کے رازہائے سربستہ سے ناواقف تھے مولوی عبدالوہاب کی اس حرکت سے بہت ہی ناخوش ہوئے کسی منچلے پنجابی نے مولوی صاحب کی دعوت کی اس دعوت کے بہانہ سے ایک مکان میں لے گئے پھر زبردستی طلاقنامہ لکھوایا اور دستخط لے لئے اس کے بعد خوب مارا اس قدر مارا کہ اپنے خیال میں جان سے مار ڈالا ڈاڑھی شریف کو تیزاب ڈال کر جلا دیا چنانچہ بعض واقعہ کا ذکر مولوی عبدالوہاب کے ماننے والے اپنی کتابوں میں بھی کرتے ہیں اس موقعہ پر سپاس نامہ کی وہ نظم جو گذشتہ سال مولوی عبدالوہاب کے لڑکے کی صدارت میں تیس ہزاری کے جلسہ میں سنائی گئی تھی سننے کے قابل ہے غور سے سنیئے اور داد دیجئے۔ (وہ اشعار یہ ہیں)

کہ صبر[۱] اس کا دہلی پہ سارا عیاں[۲] ہے — تکالیف[۳] و صدمہ تھا وہ سہنے والا

تیری شان والا تبارک تعالیٰ

کسی مرد ظالم[۴] نے تھا ان کو مارا — کہ پٹنے میں بھی حد[۵] تھا کرنے والا

تیری شان والا تبارک تعالیٰ

شکایت[۶] زبان پر کبھی بھی نہ آئی — گو ڈاڑھی جلانے کو تیزاب ڈالا

دیا بھیج دہلی میں ملتان والا (سبحان اللہ سبحان اللہ)

مبلغ ہمیشہ سے پٹتے رہے ہیں — بخاری بھی تھا یونہی[۷] پٹنے والا

دیا بھیج دہلی میں ملتان والا

بڑا صدمہ اس کا اٹھایا ہر اک نے — جو عاشق[۸] تھا ان کا وہ تھا رونے والا

دیا بھیج دہلی میں ملتان والا

ان اشعار میں مولوی عبدالوہاب کی ڈاڑھی شریف کے تیزاب سے جلائے جانے اور انکے پٹنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے لیکن یہ نہیں بتلایا گیا کہ یہ ڈاڑھی شریف کیوں جلائی گئی کیا تبلیغ کی وجہ سے

---

[۱] پیچ ہے [۲] اپنے مرنے کیلئے [۳] وہ ظالم نہ تھا۔ ظالم دراصل وہ تھا جس نے نکاح شدہ لڑکی کا اپنے مرید سے نکاح کر دیا اور خود اس کی ماں سے بغیر ولی کی اجازت کے خفیہ نکاح کر لیا۔ [۴] آخر مرنے بھی تو انہوں نے اچھے عمل کیا ان کرتا [۵] شکایت کیسی یہ تو اُن کے اپنے کرتوت کے نتیجے تھے [۶] یہ محض جھوٹ ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر افترا ہے اپنے پیر کے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھنا کہ وہ بھی یونہی پٹا کرتے تھے اللہ اکبر کس قدر گستاخی ہے کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کسی بیوہ سے بغیر اسکے ولی کی اجازت کے خفیہ نکاح کر لیا تھا اور کسی نکاح شدہ لڑکی کا دوسرے سے نکاح پڑھا دیا تھا اگر ایسا نہیں کیا تھا اور یقیناً نہیں کیا تھا تو پھر یہ لکھنا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی عبدالوہاب کی طرح پٹا کرتے تھے پرلے درجے کی بے شرمی اور ڈھٹائی ہے۔
[۷] ہنسنا ہے ان عاشقوں میں سے اب ان سے رو بھی گئے ہیں اور بجائے رونے کے لعنت بھیج رہے ہیں۔ عبد شکلہ

میری عمر بھی ستر سال کی ہو چکی ہے اور اکثر میں بیمار بھی رہتا ہوں عجب نہیں کہ میرے مرنے
کے بعد مسلمان ان جائدادوں پر بیت المال ہونے کی حیثیت سے قبضہ کرلیں اگر میں نے
ان کو اپنے وارثوں پر تقسیم کر دیا تو یہ بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس سے میری امامت
کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا لوگ کہیں گے کہ بیت المال جو تمام مسلمانوں کا ہے اس نے اپنے
وارثوں پر کیوں تقسیم کیا بہت ممکن ہے میری اس حرکت سے بعض وہ احمق جو ابھی تک مجھے
سچا امام سمجھتے ہیں مجھ سے بدک جائیں اور میری امامت پر لعنت بھیج کر مجھ سے الگ ہو جائیں اسلئے
انہوں نے ان کو چکمہ دینے کے لئے بظاہر تمام جائدادوں کو وقف کر دیا اور اپنے بڑے بیٹے کو اس کا
متولی بنا دیا اور وقف نامہ میں یہ لکھوا دیا کہ نسلاً بعد نسلٍ میری ہی اولاد کو حق تولیت ہوگا ہاں اگر
میری اولاد میں سے کوئی لائق نہ ہو تو پھر میرے شاگردوں میں سے کوئی متولی بنا دیا جائے
لوگ پنجابیوں کو ڈگا کہا کرتے ہیں لیکن مجھے ایسے لوگوں سے اختلاف ہے میرا خیال ہے ہندوستان
میں یہی ایک صوبہ ہے جہاں کے لوگ بڑے چالاک بڑے ہوشیار ہوتے ہیں پیری مریدی کا
ڈھنگ ان لوگوں کو ایسا معلوم ہے کہ شاید ہی کسی اور کو ہو الا ماشاء اللہ میری غرض اس جملہ
سے یہ نہیں ہے کہ سارے پنجابی ایسے ہی ہوتے ہیں اللہ کے نیک بندے بھی ہیں جن کی میرے
دل میں بڑی عزت ہے لیکن مولوی عبدالوہاب کے نمونہ کے لوگ پنجاب میں بکثرت پائے
جاتے ہیں۔ دیکھئے کس قدر رچالاکی ہے دعویٰ ہے خلافت اور امامت کا اس کے ذریعہ سے
مسلمانوں کی زکوٰتوں پر قبضہ کیا جاتا ہے چند مرید اپنے پیر کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے
زکوٰتیں جمع کر دیتے ہیں تاکہ ان کو ٹھیک مسنون طریقہ پر خرچ کیا جائے لیکن ہوتا یہ ہے کہ جائدادیں
خریدی جاتی ہیں گلچھرے اڑائے جاتے ہیں اور مرنے کے وقت تمام جائدادوں کو وقف علی الاولاد
کر دیا جاتا ہے آج تک کسی نبی یا کسی نبی کے جانشین نے مسلمانوں کے مال پر اپنی اولاد کو قبضہ
نہیں دلایا لیکن اس شخص نے دعویٰ تو یہ کیا کہ میری حیثیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے
لیکن کام وہ کیا کہ ایک فاسق و فاجر بھی شاید نہ کرتا اس غصب کے بعد امامت کا ڈھونگ
لوگوں پر ظاہر ہو چکا ہے لیکن اب بھی مریدان جان نثار کا وہی حال ہے جو پہلے تھا سچ ہے
اگر دنیا سے سادہ لوحی اٹھ جائے پھر عیاروں اور چالاکوں کے گذران کی کیا صورت ہو
آخر جب مولوی عبدالوہاب اپنے کام سے فارغ ہو چکے اور ان کی زندگی کا پیالہ لبریز ہو گیا تو
ایک دن بعمر ستر سال ۱۹۰۳ء میں اس دنیا سے کوچ کر گئے ان کے انتقال کے بعد ان کا بڑا لڑکا

اس نے دنیا طلبی کی غرض سے امامت کا ڈھونگ کھڑا کیا ہے ان سوداگروں نے مولانا ثناء اللہ صاحب و دیگر علمائے اہلحدیث کو جمع کیا اور ان کے سامنے ان مولوی صاحب کے چند واقعات اور ان کے دعوئ امامت وغیرہ کو پیش کیا مولوی صاحبان نے ان کی امامت کو باطل قرار دیا اور جماعت اہلحدیث کو ان کے کاموں اور قولوں سے بری الذمہ ٹھیرایا یعنی ان کو جماعت اہلحدیث سے الگ کر دیا۔ نیز مولوی عبدالوہاب کو مسجد کلاں صدر بازار سے بھی الگ کر دیا گیا۔

مولوی عبدالوہاب کا تکیہ یا آشرم

اس اخراج کے بعد مولوی عبدالوہاب نے پان کی منڈی میں جو رنڈیوں کے چکلہ سے بالکل ملا ہوا ہے ایک سرکاری زمین کرایہ پر لے کر ایک تکیہ یا ایک آشرم بنایا اُس میں برائے نام ایک مدرسہ قائم کر کے دار الکتاب والسنۃ نام رکھا مرزا غلام احمد کو اپنی دکان چلانے کے لئے ایک شخص مسمی حکیم نورالدین مل گیا تھا اسی طرح مولوی عبدالوہاب کو اپنی دکان ہی چمکانے کے لئے ایک پنجابی نوجوان حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی ہاتھ آ گئے بڑی بات تو یہ تھی کہ حکیم نورالدین مرزا کا شاگرد نہ تھا اور حافظ عنایت اللہ مولوی عبدالوہاب کے شاگرد تھے۔ اس روحانی تعلق کی وجہ سے یہ دونوں یک جان و دو قالب ہو کر قصر امامت کی نیو کو کاٹ بازار کے متصل (جو فواحش و بدکاریوں کا اڈا ہے) مستحکم کرنے لگ گئے کچھ دنوں تک بڑی چہل پہل رہی مخالفین کے ساتھ بحث و مباحثہ کی گرما گرمی رہی لیکن چند دن گذرنے بھی نہ پائے تھے کہ یہ لاڈلہ شاگرد اپنے بوڑھے استاد کو گمراہی اور ذلت کے گڑھے میں ڈال کر وزیر آباد کا راستہ لیا۔ لیکن بڑے میاں کے قدم استقلال میں کوئی فرق نہ پڑا کیونکہ اس امامت کی بدولت اب اُن کے پاس کافی رقمیں اکٹھی ہو چکی تھیں جن سے انہوں نے بڑی بڑی جائدادیں خرید لیں اگر حافظ صاحب چلے گئے تو اچھا ہوا خس کم جہاں پاک اگر وہ ہوتے تو انہیں بھی کچھ نہ کچھ لالچ ضرور دینا ہی پڑتا۔

بیت المال پر غاصبانہ قبضہ
اور
مولوی عبدالوہاب کا انتقال

جب مولوی عبدالوہاب نے دیکھا کہ امامت کی بدولت کافی جائدادوں کا میں مالک ہو چکا ہوں۔

دو گھنٹے مسئلہ امامت پر اور دو گھنٹے شرکیہ منتر پر بحث کرنے کے لئے کیونکہ مرنے سے کئی سال پیشتر مولوی عبدالوہاب شرکیہ منتروں کے جواز کے قائل ہو گئے تھے اور اسی شرک کے عقیدہ پر وہ مرے یہی وجہ تھی کہ علماء اہلحدیث نے ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس مسئلہ سے بھی رات دن جھگڑے اور فساد ہو رہے تھے اُس نے اپنے جلسہ میں تو مجھے نہیں بلایا البتہ تین چار روز کے بعد کمپنی باغ میں بلا لیا۔

یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو ہفتہ کے دن بعد نماز عصر مناظرہ شروع ہوا اور شام تک مناظرہ ہوتا رہا مغرب کا وقت آ گیا قرار پایا کہ بعد نماز پھر مناظرہ شروع ہوگا کیونکہ دو گھنٹے اور باقی رہ گئے تھے بعد نماز مغرب فوراً میں نے بعونہ تعالیٰ روشنی کا انتظام کر لیا لیکن مولوی عبدالوہاب کا بیٹا میرے سامنے نہیں آیا اور اس کے مرید والے یعنی امامیوں نے اپنے یہاں روشنی کا انتظام نہیں کیا غرض امامیوں نے اور اُن کے ناتجربہ کار پیرزادہ نے فرار کا رستہ لیا آخر ہم لوگ کمپنی باغ سے جاء الحق و ذھق الباطل ان الباطل کان ذھوقا پڑھتے ہوئے چلے آئے اس کے بعد کئی ایک[1] اشتہارات میں نے نکالے اور اُسے مناظرہ کے لئے بلایا مگر اُس نے آنے کا نام نہ لیا۔

میرا جودھپور میں ورود اور جودھپوری امامیوں کے پیٹ میں قراقر

اہلحدیث گزٹ کی ترقی اشاعت کے لئے مجھے ملک کا دورہ کرنا تھا میں نے اپنے سفر کا پروگرام شائع کیا اُس پروگرام میں جودھپور بھی شامل تھا میں مختلف مقامات کا دورہ کرتا ہوا ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو جودھپور پہنچا جودھپور میں ماشاءاللہ اہلحدیث کافی تعداد میں ہیں چند مرتبہ عبدالوہاب آنجہانی کا سبز قدم وہاں پہنچ گیا تھا اس لئے وہاں بھی تقریباً چالیس پچاس کھٹمل[2] انڈے بچے سمیت پیدا ہو گئے ہیں جودھپور والے ان کھٹملوں کو بیعتیہ کہتے ہیں اور ہماری دہلی کی زبان میں یہ امامیہ کہلاتے ہیں جب میں جودھپور پہنچا مجھے دیکھ کر ان امامیوں کے پیٹ میں قراقر ہو گیا ان کی آنتوں میں مروڑ پیدا ہو گیا اُن کے دل دھڑکنے لگ گئے آٹھ دس تقریریں میں نے الحمدللہ کیں ان کا ذکر میں نے بالکل نہیں کیا اپنی تقریروں میں اُن کے باطل دعوؤں کا رد نہ اشارۃً کیا نہ صراحۃً۔ اتفاقاً حافظ کبیر احمد صاحب مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی کے صاحبزادے جودھپور تشریف لائے انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں ان کی مزعومہ امامت کا کچھ رد کیا بعض امامیئے آمادہ فساد ہو گئے۔ مسجد میں بہت شور و غل ہوا میں وہاں پر موجود نہ تھا شور سن کر آیا تفصیلات سے آگاہی ہوئی۔ حافظ صاحب تو تشریف لے گئے میں نے اپنے احباب سے کہا کہ یہ تو ٹھیک نہیں ہے کہ ہر تقریر میں امامیوں کا

[1] دیکھو اظہار حق۔ خلیفۃ المسلمین دخطرہ کی گھنٹی وغیرہ اشتہارات [2] کھٹمل ہمارے یہاں رافضیوں کو کہتے ہیں مولوی عبدالوہاب متعہ کے قائل تھے اس لئے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ملتان کے رافضی تھے۔

ان کا جانشین ہوا مثل مشہور ہے۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ ابن الامام امامٌ ولو کان رضیعاً۔
انجام کار بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے اور پیرزادہ بھی پیر ہی ہوتا ہے گرچہ وہ اپنی ماں کی گود
میں دودھ پی رہا ہو۔ اسی بنا پر یہ ناتجربہ کار بچہ بھی اپنے باپ کے مرنے کے بعد خلیفہ
برحق تسلیم کر لیا گیا۔ اب اس کا بھی دعویٰ وہی ہے جو اس کے باپ کا تھا کہ میری ہاتھ پر بیعت
کرو ورنہ جاہلیت کی موت مرو گے زکوٰۃ مجھے دو۔ اور سب سے بڑی یہ بات کہ اگر کسی نے غلطی سے
ایام حیض میں اپنی عورت سے جماع کر لیا ہو تو اس کا کفارہ بھی مجھے[1] دو۔ امام کیا ہوئے بلانوش بن گئے
جو ہو وہ مجھے دو بس دو زیادہ باتیں نہ بناؤ۔
بڑی تمناؤں اور التجاؤں کے بعد ستر سالہ بڈھے کی امامت سے پناہ ملی تو اب اس کا بچھڑا
کودنے لگا حالانکہ ترمذی و نسائی شریف میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً آیا ہے اعیذک
باللہ من امارۃ السفہاء احمقوں اور بیوقوفوں کی امارت سے خدا کی پناہ۔ امام بخاری رحمۃ اللہ
علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اذا وسد الامر الی غیر اھلہ
فانتظر الساعۃ جب دینی کام نااہلوں اور نالائقوں کے سپرد کر دیے جائیں تو سمجھ لو کہ قیامت
قریب ہے مولوی عبدالوہاب جب تک زندہ تھے مطلق العنان بادشاہ بنے ہوئے تھے کسی کو
ان کے کام میں یا زکوٰۃ کے پیسوں میں بولنے کی مجال نہ تھی لیکن ان کے مرنے کے بعد اس
زکوٰتی خلافت کی آمدنی میں کئی ایک شریک ہو گئے پہلے تو صرف مولوی عبدالوہاب زکوٰۃ
کے پیسوں سے باغ و بہار کی زندگی بسر کر رہے تھے لیکن اب ناتجربہ کار پیرزادہ کو جوان
کی گدی سنبھالے بیٹھا ہے کئی شخص مل کر لوٹ رہے ہیں خیر مجھے اس سے کیا مطلب ہے مال
مریدوں کا ہے خواہ وہ تنہا کھائے خواہ اپنے ساتھ اوروں کو بھی دوسروں کو شریک کرے لیکن
یہ کس قدر ستم ہے کہ تمام ان مسلمانوں کو جو اسے اور اس کے باپ کو امام نہیں مانتے انہیں
وہ برملا گالیاں دیتا ہے اور ان کی موت کو جاہلیت کی موت کہتا ہے اس سے امن عامہ میں خلل
واقع ہوتا ہے میں نے اس کی بدلگامیوں اور لن ترانیوں کو روکنے کے لئے گذشتہ سال ۱۹۳۶ء جب
کہ میدان تیس ہزاری میں اس کا جلسہ ہو رہا تھا اس سے مطالبہ کیا کہ مسئلہ امامت پر مجھ سے
تبادلہ خیالات کر لو تاکہ کسی نتیجہ پر پہنچ کر ان جھگڑوں کو ختم کر دیا جائے چار گھنٹے وقت کا مطالبہ تھا

[1] اپنے صحیفہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ایام حیض میں کسی نے جماع کر لیا ہو تو اس کا کفارہ اسی کو دے
جس کو زکوٰۃ دیتا ہے یعنی امام کو اور وہ کون ہے یعنی عبدالوہاب کا بیٹا۔

(۴) جودھپور ہندو ریاست ہے یہاں کبھی مناظرہ ہوا نہیں ہے حکام گھبرائینگے طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالیں گے۔ میرا وقت مفت میں ضائع ہوگا اور نتیجہ کچھ بھی نہ نکلے گا۔

(۵) عوام اس قدر جاہل ہیں کہ انہیں بالکل اس بات کی تمیز نہیں کہ سوال کیا ہے اور یہ سوال کا جواب بھی دیتا ہے یا نہیں اس لئے یہاں مناظرہ کرنا کوئی زیادہ مفید نہ ہوگا۔

ان وجوہ کی بنا پر میں نے رجسٹری لینے سے انکار کر دیا اما میوں کی دلی مراد بر آئی وہ یہی چاہتے تھے کہ کسی طرح مناظرہ کرنے سے انکار کر دوں اور ان کی مفت میں فتح ہو جائے رجسٹری کی واپسی سے اما میوں میں گھی کے چراغ جل گئے اور اس کی روشنی میں ٹھیکا اُن لوگوں نے ایک اشتہار لکھا جس کا نام رکھا دحق کا بول بالا) اس اشتہار میں انہوں نے رجسٹری کی واپسی کا ذکر کیا اور مجھ سے پوچھا کہ رجسٹری لینے سے کیوں انکار کر دیا اگر آپنے میرے مقرر کردہ شرائط کو قبول کر کے مناظرہ نہ کیا تو آپ کا مناظرہ سے فرار ہونا سمجھا جائیگا وغیرہ

اما میوں کی شامت آگئی

جب اشتہار کی صورت میں ان لوگوں نے رجسٹری خط کو شائع کر دیا اور مجھ سے مناظرہ کی بظاہر خواہش کا اظہار کیا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا کہ اگر جودھپور کے امامیئے مناظرہ کرانا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ عبد الوہاب آنجہانی کے بیٹے کو دہلی سے بلالیں حافظ سراج الدین صاحب جو جماعت اہلحدیث جودھپور کے ایک نیک دل انسان ہیں میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ایک امامیہ کہتا ہے کہ ہم اپنے مولوی کو بلائیں اور شاید تمہارے مولوی پہلے ہی یہاں سے چلے جائیں تو ہم لوگوں کے روپے مفت میں ضائع ہو جائیں گے یہ سن کر میں نے حافظ صاحب موصوف کو دس روپے دیئے اور کہا کہ یہ روپے آپ اس امامیہ کو دیدیں اور کہیں کہ دس روپے ابھی ان شاء اللہ دیدونگا تم اپنے مولوی کو میرے خرچ سے بلالو۔ اگر میں اس کے آنے سے پہلے چلا گیا تو میرے روپے بھی جائیں گے اور مفت میں تمہاری فتح بھی ہو جائیگی حافظ صاحب روپے دینے کے لئے گئے لیکن اس امامیہ نے روپے لینے سے انکار کر دیا۔ اتفاق سے دوسرے یا تیسرے روز جمعہ تھا میں نے بعد نماز جمعہ اس واقعہ کو بیان کر دیا اس سے امامیوں کی رسوائی ہوئی اس شرمندگی کو دھونے کے لئے محمد عمر امامیہ جس نے میرے نام رجسٹری خط بھیجا تھا اور دیگر چند امامیئے بعد نماز جمعہ میرے پاس آئے جماعت اہلحدیث کے بھی بہت سے افراد اکھٹے ہو گئے میں نے محمد عمر امامیہ سے کہا کہ یہ رجسٹری اور اشتہار تم نے لکھا ہے اس نے کہا کہ نہیں صاحب میں تو جاہل ہوں دوسرے سے لکھوا کر اپنے نام سے شائع کیا ہے

کچھ ذکر کیا جائے میں اس کا مخالف ہوں اس سے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا اگر امامیوں کا رد کرنا ہو تو بس صرف یہی ایک مضمون ہو دوسرے مضمون کو ملایا نہ جائے اس سے مسئلہ صاف ہو جاتا ہے اور لوگ مسئلہ کی حقیقت سمجھ جاتے ہیں حافظ کبیر احمد صاحب کی تقریر میں امامیوں کی شورش کرنے سے جماعت میں کھلبلی پڑی ہوئی تھی۔ اس لئے اکثروں کی خواہش ہوئی کہ میں اس مسئلہ امامت پر روشنی ڈالوں اُن کی خواہش اور اضطرار کو دیکھ کر میں نے مسئلہ امامت پر تقریر کرنے کے لئے اعلان کروایا اعلان کی وجہ سے مجمع کافی ہو گیا مسئلہ امامت پر میں نے بعونہ تعالیٰ تین گھنٹے تقریر کی پھر اعلان کیا گیا کہ مولوی عبدالوہاب کے وقف نامہ پر رات کو تقریر کی جائے گی چنانچہ رات کو بھی تین گھنٹے تقریر کی دونوں تقریروں سے مسلمانوں پر الحمد للہ اچھا اثر پڑا اس چھ گھنٹے کی تقریر میں کسی امامیے کو سوال کرنے کی جرأت نہیں ہوئی باوجودیکہ وہ جلسہ میں بکثرت شریک تھے اس لئے کہ تقریر اُن کی کتابوں کے حوالے پڑھکر کی گئی تھی۔ سامعین نے اچھی طرح معلوم کر لیا کہ امامت کا ڈھونگ محض مسلمانوں کی زکوٰتوں کو لوٹنے کے لئے رچایا گیا ہے اگر عبدالوہاب مسلمانوں کا بہی خواہ ہوتا تو مسلمانوں کی زکوٰتوں سے خرید کی ہوئی جائدادوں کو اپنے بیٹوں کے لئے نہ وقف کرتا نہ نسلاً بعد نسلٍ امامت اپنی اولاد کے لئے رجسٹری کرجاتا اس نے تو غضب کر دیا جائدادوں کو رجسٹری کرکے اپنی اولاد کے لئے محفوظ کر گیا تو خیر دنیا میں ایسے بے ایمان بہت گذرے ہیں جنہوں نے دوسروں کے مال مارکر اپنی اولاد کیلئے لکھائے ہیں لیکن امامت کو تو آج تک کسی نے بھی اپنی اولاد کے لئے رجسٹری نہیں کیا ہے۔

میری اس تقریر سے امامیے بہت گھبرائے اور اپنی شرمندگی کو مٹانے کے لئے میرے نام ایک رجسٹری بھیجی جس میں مجھے مناظرہ کا چیلنج دیا وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ شخص (ابوالفضل) مسافر ہے مناظرہ کے لئے یہاں نہیں ٹھیر سکتا مناظرہ سے انکار کر دیگا بس ہم لوگوں کی فتح ہو جائیگی۔ یہ اُن کا خیال ایک حد تک صحیح تھا۔ چنانچہ میں نے رجسٹری لینے سے انکار کر دیا۔

(۱) اس خیال سے کہ مجھے مدراس جانا تھا نہ معلوم کب مناظرہ ہو میرا سفر رک جائے گا۔

(۲) رمضان شریف کا مہینہ قریب تھا اس مہینہ میں مناظرہ کا معاملہ چھڑ جانے سے خواہ مخواہ لوگوں کو تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔

(۳) میں عبدالوہاب کے بیٹے کو بار بار دہلی میں مناظرہ کے لئے بلاتا ہوں مگر وہ حیلہ و بہانہ کرکے نکل جاتا ہے تو اب کیا وہ یہاں آکر مناظرہ کرلے گا ہرگز نہیں کریگا اس لئے میرا مناظرہ کے لئے رکنا بیکار ہے۔

ابوالفضل۔ محمد اسمٰعیل کی طرف مخاطب ہوکر کیا یہ اشتہار تم نے لکھا ہے۔

محمد اسمعیل۔ جی ہاں میں نے لکھا ہے

ابوالفضل تم نے اشتہار میں آٹھویں شرط یہ لکھی ہے کہ فریقین کو متفق ہوکر بقاعدہ[1] پولیس وغیرہ کا انتظام کرنا ہوگا جس سے امن قائم رہے۔ سوال یہ ہے کہ فریقین سے تمہاری مراد کون لوگ ہیں ایک فریق تو تم لوگ ہوئے دوسرا فریق کون ہے اگر دوسرے فریق سے تمہاری مراد میں ہوں تو میں مسافر ہوں پولیس کا انتظام میں کس طرح کرسکتا ہوں پولیس کے یہاں اگر میں گیا بھی تو ریاست پٹیس ہے عجب نہیں مجھے دیکھکر اُسے اختلاج قلب ہو جائے اور کہنے لگ جائے کہ انگریزی علاقہ کی مصیبت میرے یہاں کیوں آگئی اور اگر تمہاری مراد میری جماعت والے ہیں تو انہیں تم نے اپنے اشتہار میں مخاطب نہیں کیا ہے تمہارا فرض تھا کہ تم میری جماعت میں سے کسی ذمہ دار شخص کو مخاطب کرتے میری باتوں کو سُن کر اُس نے اقرار کیا کہ صاحب مجھ سے یہ غلطی ہوئی میں نے کہا کہ اچھا اشتہار کو ٹھیک کر کے دستخط کردو اس نے اشتہار کی اس غلطی کو ٹھیک کرکے دستخط کردیا اشتہار میں اُس نے امامت کے متعلق چار دعوی بنادئے تھے میں نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے دعویٰ دراصل ایک ہی ہے تم نے اور تمہارے پیر نے اپنی ناسمجھی سے چار دعوے بنادیے ہیں چنانچہ اُس نے دو دعووں کو تو کاٹ دیا اور دو کے باقی رکھنے پر اصرار کیا سو دعوے جو باقی رکھے وہ یہ ہیں۔

(۱) تلوار اور سیاست ازبسکہ ضروری شرط ہے اس کا ثبوت میرے ذمہ۔

(۲) امام کے لیئے تلوار اور سیاست ملکی کوئی وجوبی شرط نہیں ہے اس کا ثبوت عبدالوہاب آنجہانی کے بیٹے کے ذمہ۔

میں نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ عبدالوہاب آنجہانی نے پہلے امامت کا دعویٰ کیا بعد میں علماء نے اس کی مخالفت کی لہذا اس کے بیٹے کو مدعی کی حیثیت سے پہلے کھڑا ہونا پڑیگا چونکہ یہ بات بالکل معقول تھی اس لئے محمد اسمٰعیل نے اُسے تسلیم کیا میرا نام جو اوپر تھا وہاں نمبر ۲ لکھا دیا اور عبدالوہاب آنجہانی کے بیٹے کا نام نیچے تھا یہاں نمبر۱ لکھا اس کے بعد محمد اسمٰعیل نے مجھے کہا کہ آپ جو روپے دے رہے تھے وہ دیں تاکہ میں مولوی عبدالوہاب کے لڑکے کو بلاؤں میں نے کہا کہ میں روپے اس شرط پر دے سکتا ہوں کہ اگر کسی وجہ سے مناظرہ نہ ہوا تو میرے روپے واپس کردینے پڑینگے اس نے اس شرط کو منظور نہیں کیا وہ اس لئے مجھ سے روپے نہ لے سکا یہ بھی قرار پایا کہ عبدالوہاب آنجہانی کے بیٹے کو تار دیکر بلالیا جائے چنانچہ امامیوں نے دہلی تار دیا متواتر تین چار

[1] محمد اسمٰعیل نے اپنے اشتہار میں حق کا بول بالا میں باقاعدہ کو بقاعدہ لکھا ہے یہ اس کی جہالت کی ایک نشانی ہے۔

میں نے کہا تم نے جو اپنے نام سے اشتہار شائع کیا ہے تو کیا تم اپنی جماعت کے ذمہ دار ہو میں معلوم
کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت کے تم کیا ہو امیر ہو۔ نائب امیر ہو میری ان باتوں کو سن کر وہ مخبوط سا ہوا
اور ایک امامیہ کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا کہ محمد اسمٰعیل میری طرف سے آپ سے گفتگو کریگی میں نے کہا بہت اچھا

تعارف یہ محمد اسمٰعیل چائے فروش ہے اس کا باپ اور تایا دونوں بیعت شدہ امامیئے ہیں خود یہ لا مذہب
ہے اپنے باپ کی مرضی اور حمایت میں عبدالوہاب آنجہانی کی امامت کا ڈھول اپنی
دکان پر بجاتا رہتا ہے معمولی اردو پڑھا ہوا ہے اردو میں حدیث کی کچھ کتابیں دیکھ لیتا ہے اس لئے اسے
جہل مرکب کی بیماری ہو گئی ہے۔ اس کی جہالت کی ایک ادنیٰ سی مثال ہے کہ جب میں جودھ پور
میں تھا اتفاقاً اُس زمانہ میں اس کے تایا سے اُس کی لڑائی ہو گئی اس کے تایا نے اس کی ماں
کی اُسے گالی دی اُس نے بھی اُدھار نہ رکھا فوراً تایا کو تایا کی ماں کی گالی دی باپ نے محمد اسمٰعیل کو
ڈانٹا اور کہا ابے تجھے شرم نہیں آتی میری ماں کو گالی دیتا ہے محمد اسمٰعیل نے کہا بس بس رہنے دو
اپنی ماں سب کو پیاری ہے میری ماں کو یہ گالی دیتا ہے تو میں اس کی ماں کو گالی نہ دوں اگر وہ
تمہاری بھی ماں ہے تو میں کیا کروں۔

لطیفہ محمد اسمٰعیل کے اس واقعہ کو سن کر مجھے ایک چھوٹے سے بچے کا قصہ یاد آگیا عجب نہیں
یہ محمد اسمٰعیل اُسی کی یادگار ہو۔

بچہ اپنے باپ سے مخاطب ہو کر۔ ابا میری شادی دادی اماں سے کر دو وہ مجھے بہت پیاری معلوم ہوتی ہیں

باپ۔ بیٹا توبہ توبہ دادی اماں سے بھی کوئی شادی کرتا ہے۔

بچہ۔ واہ ابا واہ تم نے تو میری اماں سے شادی کر رکھی ہے میں تمہاری اماں سے کیوں نہ کروں
(عوض معاوضہ گلہ ندارد) یہی حال محمد اسمٰعیل صاحب کا ہے جو جودھ پور میں امامیوں کے بڑے
محدث بڑے عالم و فاضل ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ اگر تمہارا باپ مر جائے اور تمہارا تایا تمہاری
ماں سے نکاح کرلے تو کیا تم بھی بدلہ چکانے کے لئے تایا کی ماں یعنی اپنی دادی سے نکاح کر لوگے
استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ محمد اسمٰعیل کا یہ واقعہ اس لئے بیان کر دیا گیا تاکہ ناظرین کو
اندازہ مل جائے کہ امامیوں میں کیسی کیسی قابل ترین ہستیاں ہیں آخر یہی محمد اسمٰعیل جو محمد عمر مذکور کا
سالہ ہوتا ہے اپنے بہنوئی کی طرف سے وکیل بن کر شرائط مناظرہ طے کرنے کے لئے میرے سامنے آیا
اس کے بہنوئی نے تو اپنے تئیں جاہل کہکر مجھ سے پیچھا چھڑا لیا لیکن اس سالے کی قابلیتیں ملاحظہ
فرمائیے جو قابل داد ہیں۔

اور مجھے کہا کہ ہم دونوں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں ایک وہی محمد اسمٰعیل محمد عمر کا سالہ دوسرا
محمد یوسف محمد کھڈی والے کا لڑکا۔ محمد اسمٰعیل نے ہاتھ میں قرآن شریف لے کر کہا کہ مسجد میں جو آپ نے تقریر
کی تھی اس میں مناظرہ کا چیلنج دیا تھا اس نے جب قرآن شریف کو اپنے ہاتھ میں لیکر کہا اس وقت اسکے
چہرے سے بشاشت اور خوشی کے آثار نمودار تھے جس سے میں نے سمجھا کہ اس کے دل سے قرآن شریف
کی بالکل وقعت نکل گئی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے چہرہ پر کسی قسم کا ہراس نہیں ہے اس کے بعد محمد یوسف
محمد کھڈی والے کے لڑکے نے ہاتھ میں قرآن شریف لیا منہ چھوٹا سا ہو گیا چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا
زبان لڑکھڑانے لگی بولا کہ مولوی عبدالغنی صاحب نے صبح کو قرآن شریف کے ترجمہ میں مناظرہ کا چیلنج
دیا تھا لوگ اس کی اس بات کو سن کر ہنس پڑے میں نے کہا کہ اس وقت تم میرے متعلق حلف اٹھانے
آئے ہو یا مولانا عبدالغنی صاحب کے بارہ میں تم یہ بتاؤ میں نے مناظرہ کا چیلنج اپنی تقریر میں دیا تھا
یا نہیں۔ ادھر اُدھر کی کہنے لگا آخر اپنی جماعت کی لاج رکھنے کے لئے جھوٹ بول گیا اور قرآن شریف
اُٹھا لیا[1]۔ اس کے بعد دونوں حلف اٹھانے والوں پر لوگوں نے بہت لعنت کی بوچھاڑ کی کیونکہ یہ
دونوں صراحتہً جھوٹ بول گئے اور حلف اُٹھا لئے میں نے حسب وعدہ ان دونوں کے حلف اٹھانے
کے بعد وہ الفاظ درخواست میں شامل کرا دئے اس کے بعد سبھوں نے دستخط کر دئے ۲ ستمبر ۱۹۳۵ء
کو چیف منسٹر صاحب ریاست جودھپور کے یہاں درخواست پیش کر دی گئی۔

---

[1] ان دو امامیوں کے جھوٹ بولنے اور جھوٹ حلف اُٹھانے پر تعجب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اُن کے نزدیک
قرآن شریف کی کوئی عزت نہیں ہے یہاں مشہور ہے کہ مولوی عبدالوہاب آنجہانی کی زندگی میں ایک شخص ان
کے مدرسہ میں قرآن شریف پر کھڑا ہو کر گھنٹہ میں چابی دے رہا تھا کسی نے دیکھا مولوی عبدالوہاب آنجہانی سے شکایت کی
مولوی صاحب نے کہا اس میں حرج کیا ہے قرآن ہماری طرف آیا ہے نہ کہ ہم قرآن کی طرف بھیجے گئے ہیں
[illegible] استغفر اللہ
اس کے علاوہ امامیوں نے جھوٹی قسمیں کھانی اور قرآن شریف کا اٹھا لینا اپنے مذہب میں داخل کر لیا ہے ایک
ڈیڑھ سال کا واقعہ ہے کہ ایک پنجابی نے جو ان کے صحیفہ کا اڈیٹر بنا ہوا ہے جو بظاہر بہت ہی گریہ مسکین بنا رہتا ہے
حاجی بشیر الدین صاحب جوتے والے پر دعوی کیا کہ انہوں نے مجھے گندہ نالہ کی مسجد میں ملازم رکھا ہے اور اتنے دن سے تنخواہ نہیں
دی ہے حالانکہ ملازم رکھنا تو بڑی بات تھا کبھی ان دونوں کی باتیں بھی نہیں ہوئی تھیں لیکن ڈگری لینے کیلئے اس نے قرآن شریف اٹھا
لیا اور کئی سو روپے وصول کر لئے۔ اسی طرح ابھی حال ہی میں ایک امامیہ نے حافظ حمید اللہ صاحب پر دعوی کیا ہے کہ انہوں نے مجھے بھی
گندہ نالہ کی مسجد میں ملازم رکھا ہے حالانکہ حافظ صاحب نے پہلے اس کی شکل بھی کبھی نہیں دیکھی تھی دیکھئے کیا ہوتا ہے حافظ صاحب
سے روپیہ وصول کرنا ذرا مشکل کام ہے۔

تاروں کے بعد عبدالوہاب آنجہانی کا بیٹا دہلی سے چل کر جودھپور پہنچا اپنی امداد کے لئے ایک پنجابی کو ساتھ لے لیا چونکہ کمپنی باغ کے مناظرہ میں وہ حواس باختہ ہو گیا تھا اس کے دل پر خوف و ہراس طاری تھا اُس نے اپنی مزید امداد کے لئے بنگلہ فاضلکا پنجاب سے ایک اوڈ کو بھی تار دے کر بلالیا۔

حکومت میں درخواست

چونکہ امامیوں نے مناظرہ کے لئے پولیس کی شرط لکھی تھی اس لئے پولیس کے انتظام کے لئے درخواست لکھی گئی۔ درخواست میں لکھا گیا کہ جماعت امامیہ نے مناظرہ کیلئے رجسٹری بھیجی وہ رجسٹری واپس کر دی گئی پھر ان لوگوں نے مناظرہ کے لئے اشتہار دیا مجبوراً فریق ثانی نے مناظرہ کی دعوت کو قبول کیا اب دونوں فریق متحد ہو کر درخواست دیتے ہیں کہ حضور چیف منسٹر صاحب ریاست جودھپور مناظرہ کی اجازت دیکر پولیس کا انتظام کرا دیں یہ درخواست کا خلاصہ ہے اس درخواست پر میں نے اور میرے چار ممبروں نے جو جماعت اہلحدیث کی طرف سے انتظام مناظرہ کے لئے مقرر ہوئے تھے دستخط کر دئے وہ ممبران یہ ہیں حاجی محمد عثمان صاحب ٹھیکدار عبدالرحمٰن صاحب حاجی محمد ابراہیم صاحب ٹھیکدار محمد لال صاحب جماعت امامیہ کی طرف بھی چار ممبر مقرر ہوئے تھے ان میں سے صرف ایک ممبر یعنی محمد عمر نے درخواست پر دستخط کیا ان دستخطوں کے بعد مولوی عبدالوہاب آنجہانی کے لڑکے سے دستخط کرنے کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے درخواست کو پڑھوا کر سنا اور کہا کہ اس درخواست میں چونکہ سب الزام میری جماعت پر ہے یعنی رجسٹری بھیجنا پھر اشتہار دینا لہذا میں اس پر دستخط نہیں کروں گا تم اس درخواست میں یہ لکھو کہ مولوی عبدالحنان نے اپنی تقریر میں مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ جب رجسٹری بھیجی گئی میرے ممبروں نے اس لفظ کے بڑھانے سے انکار کر دیا کیونکہ یہ بالکل جھوٹ تھا میں نے اپنی تقریر میں مناظرہ کا چیلنج نہیں دیا تھا دو دن تک اُدھر سے اصرار رہا کہ اس لفظ کو داخل کرو اور ادھر سے انکار۔ آخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر دو امامیئے قرآن شریف اُٹھا کر قسم کھائیں کہ میں (ابوالفضل) نے یہاں اپنی تقریر میں امامیوں کو "مناظرہ کا چیلنج دیا تھا" تو میں انشاءاللہ تعالیٰ اس لفظ کو درخواست میں شامل کرا دونگا۔

دو امامیوں کا حلف اٹھانا اور ان پر لعنتوں کی بوچھاڑ

میری اس بات کو سن کر کہ حلف اُٹھانے کی حالت میں اس لفظ کو درخواست میں شامل کرا دونگا امامیئے جامہ سے باہر ہو گئے اور خوشی سے پھولے نہ سمائے دو امامیئے ایک جم غفیر کے ساتھ آئے

مولوی عبدالوہاب کے بیٹے کا خط[۱]

بنام چودھری حسین جی و ملا عبدالرحمٰن صاحبان

جب مولوی عبدالوہاب کا بیٹا جودھپور سے بھاگ گیا تو میں نے ایک خط حافظ حمیداللہ صاحب کو لکھا اور اُس میں اُس کے بھاگنے کی کل کیفیت لکھدی یہ خط جب دہلی میں مشہور ہوا تو مولوی عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک خط حسین جی و ملا عبدالرحمٰن کے پاس جودھپور لکھا ان دونوں کے پاس خط لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ ان دونوں کی کوششوں سے مناظرہ کی درخواست پڑی تھی اور ان دونوں کا رجحان امامیت کی طرف تھا لیکن یہ دونوں چاہتے تھے کہ بعد تحقیق کے جو بات حق ثابت ہوگی اُس پر عمل کریں گے اس خط کا مضمون یہ ہے۔

ازابن عبدالوہاب امام جماعت غرباء اہلحدیث دارالامارت دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۰ رمضان شریف ۱۲/۳۵

مکرمی حاجی حسین جی و ملا جی عبدالرحمٰن صاحبان ،

السلام علیکم. واضح آنکہ الحمد للہ اب مولوی صاحب طالب علموں کو سنادیں اور ان کی امانتیں دیکر فارغ اور آپکی طرف سے اطلاع آنے کے منتظر ہیں کل کی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ اب تک اجازت نہیں ملی لہذا آپ بہت جلدی اجازت حاصل کر کے اور تمام کاروائی مکمل کر کے اطلاع دیں اور مولوی عبدالحنان صاحب کو بھی ٹھہرالیں بس ہم صرف آپ کی اطلاع کے منتظر ہیں اور وہ غلط اور جھوٹ باتیں جو مولوی عبدالحنان صاحب کی شان سے بعید ہیں انہوں نے اپنے خط میں لکھکر شیخ حمیداللہ کو خوش کرنے کے لئے لکھا ہے کا پول یہاں آکر کھول کر آپ ہی سے انصاف کراوینگے انشاءاللہ ہم ہرگز واپس نہ آتے برابر کئی روز ٹھہرتے لیکن واقعی طالب علم بہت تکلیف میں تھے اب آپ بلائے اور خوب اللہ کے حکم سے ڈٹ کر مناظرہ کرو اگر دیکھئے کہ حق کیا او باطل کیا ہے

---

[۱] انعام مبلغ ایک روپیہ اس شخص کو دیا جائیگا جو سب سے پہلے مجھے یہ بتلائے کہ اس خط میں کس مقام پر فاش غلطی ہے جو خط نویسندہ کی جہل پر دلالت کرتی ہے اگر عظیم بیگ صاحب چغتائی نے وہ غلطی لکھا میرے پاس بھیجدی تو میں انشاءاللہ انہیں بطور انعام کے مبلغ دو روپے دوں گا اور اگر خود اس خط کے لکھنے والے یعنی مولوی عبدالوہاب کے لڑکے نے اپنے خط کی اس غلطی کو جو ان کے جہل مرکب پر دلالت کرتی ہے معلوم کر کے مجھے اطلاع کردی تو میں انہیں انشاءاللہ تعالیٰ مبلغ تین روپے بطور انعام دونگا یہ ایک علمی بات ہے دیکھئے قسمت کا کون یاور ہے

مولوی عبدالوہاب کے بیٹے کا فرار

جس روز درخواست پیش کی گئی اسی روز عشا کے وقت کسی نے میرے یہاں آکر خبر دی کہ
مولوی عبدالوہاب کا بڑا لڑکا اپنے حواریوں سمیت بستر گول کر رہا ہے اور عجب نہیں کہ رات کی
گاڑی سے فرار کر جائے مجھے یہ سن کر بہت تعجب ہوا اور مجھے غصہ بھی آیا۔ کہ اس نے مجھے خواہ مخواہ
پریشان کیا اگر اُسے بھاگنا ہی تھا تو مجھے مناظرہ کی دعوت کیوں دی تھی جب اس کے بھاگنے کی
خبر عام ہوئی تو تقریباً سوسوا سو نوجوان اور ایک دو عمر رسیدہ اشخاص سٹیشن دوڑے ہوئے پہنچے
وہاں دیکھا تو بات صحیح ثابت ہوئی مولوی عبدالوہاب کا بیٹا اپنے دو پنجابی گرگوں سمیت سٹیشن
ریل پر سوار ہونے کے لئے پہنچ گیا ہے کچھ مقامی امامیئے اُسے پہنچانے کے لئے بھی آئے ہوئے ہیں۔
جب یہ سب ایک جگہ ہوگئے تیز ترشی شروع ہوگئی باتوں سے پھر لاتوں کی نوبت آگئی اہلحدیث
عبدالوہاب کے بیٹے کو پکڑ کر رکھنا چاہتے تھے تاکہ مناظرہ کر کے جائے امامیئے اُسے گاڑی میں بٹھانا
چاہتے تھے غرض اسی کھینچا تانی میں ایک نادان نوجوان امامیہ نے جس کا نام عبدالرشید ہے
جو مصطفےٰ امامیہ کا بیٹا ہے اپنے باپ کے سگے ماموں کی ڈاڑھی میں ہاتھ ڈال دیا بس پھر پبلک
قابو سے باہر ہوگئی یہ نا تجربہ کار امامیہ اپنی نادانی اور گستاخی کی وجہ سے بُری طرح پٹ گیا۔
لوگوں نے گھوسوں اور ساکوں سے اس کی آؤبھگت کی طمانچوں سے اس کا چہرہ مثل گلاب کے
سُرخ کر دیا مجھے اسکے پٹ جانے پر بہت زیادہ افسوس ہوتا اگر یہ اپنے دادا پر دست درازی نہ کرتا
اس کے ساتھ اس کا ایک حمایتی غالباً اس کا نام محمد عمر ہے قصبہ بیاڑ کا رہنے والا ہے وہ غریب
بھی جوتوں اور لاتوں کے نیچے روندا گیا جب یہ دونوں اچھی طرح پٹ پٹا گئے تو پولیس نے بھی ان
ہی دونوں کی طمانچوں اور گھوسوں سے دعوت کی کیونکہ پولیس ان کی زیادتی دیکھ چکی تھی ادہر
لوگ عبدالرشید کی گھوسوں اور مکوں سے خبر لے رہے تھے اُدہر مولوی عبدالوہاب کا بیٹا غنیمت
موقع دیکھ کر جلدی سے بھاگ کر ریل پر بیٹھ گیا اور اپنے مریدوں پر اُسے ذرا برابر رحم نہ آیا۔ گاڑی
نے سیٹی دی گاڑی چل گئی اور یہ بیچارہ عبدالرشید اور اس کا ساتھی دونوں پولیس کے حوالہ ہوئے
پولیس ان دونوں کو گرفتار کر کے لے گئی لیکن بعد میں جماعت اہلحدیث کے ایک شخص کو ترس آیا
اور پولیس سے ان دونوں کو چھوڑا دیا۔

یہ تفریق ثانی ہے تو خدا کے لئے بلا عذر یہاں تشریف لے آئیے ہم مولوی عبدالحنان صاحب کو ٹھہرا کر رکھتے ہیں جو آپ کا وعدہ ہے مناظرہ کرنے کا اور آپ کے ممبر تو کوشش کرتے نہیں ہیں مگر اب ہم آپکے لکھنے پر کوشش کرتے ہیں انشاء اللہ امید ہے کہ جلد اجازت حاصل ہو جاوگی اب تک اجازت نہ آیکی وجہ یہی تھی کہ آپکے ممبروں کی منشا کم ہے اس لئے آپ اس خط کو دیکھتے ہی فوراً تشریف لے آئیے اور اس بھڑکی ہوئی آتش کو بجھائیے فقط مرسلہ ملا عبدالرحمن وحسین جی از جودھپور مارواڑ بتاریخ ۲۶ رمضان شریف

مولوی عبدالوہاب کے بیٹے کا خط اور اُس کا جواب پڑھ لینے کے بعد ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ امامیوں کے پیر کی فراری سے جودھپور کے مسلمانوں پر کیا اثر پڑا جودھپور میں امامیوں کی وہ مٹی پلید ہوئی کہ شاید ایسی کبھی نہ ہوئی ہوگی ہر طرف گلی کوچے سے آواز بلند ہوتی تھی کہ بھاگ گیا بھاگ گیا۔ یہ تو درخواست دینے کے بعد ہی بھاگ گیا لیکن اپنی ٹانگ اونچی رکھنے کے لئے یہی کہتا رہا کہ اجازت مل جائیگی تو ہم آکر مناظرہ کرینگے میں نے اس کی اس حجت کو ختم کرنے کے لئے اپنا سفر ملتوی کر دیا اور کوشش کرانی شروع کر دی کہ اجازت مل جائے۔ بفضلہ تعالیٰ چیف منسٹر صاحب کے یہاں سے منظوری کی اطلاع آگئی جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

محکمہ عالیہ خاص جودھپور

میمورینڈم　　　نمبر ۲۳۳۲　　　تاریخ ۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

تمہاری عرضی مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۵ء بابت کرانے انتظام پولیس کے مذہبی مسئلہ کے تصفیہ کرنے کے لئے جودھپور میں کی ہے وہ انسپکٹر جنرل کو ضروری بندوبست کیلئے بھیجدی گئی ہے

ٹی ولال
سکریٹری پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ

بنام مودی موسی۔ مستری محمد عثمان

نمایندہ اہلحدیث میرتی سلاوٹان جودھپور

جب یہ سرکاری چھٹی آگئی تو امامیے بغلیں جھانکنے لگے کیونکہ اب مناظرہ کئے بغیر چارہ نہ تھا اب ان لوگوں نے یہ کوشش کرنی شروع کر دی کہ کسی طرح انسپکٹر جنرل پولیس اس مناظرہ کو روک دے تو بہتر ہے لیکن انہوں نے بھی نہ روکا اور وہاں سے سٹی سپرنٹنڈنٹ کے یہاں حکم آگیا سٹی سپرنٹنڈنٹ بلدیورام کے یہاں آکر معاملہ کھٹائی میں پڑگیا یہانتک کہ درخواست دینے کے بعد مجھے کامل دو مہینے تک مناظرہ کے انتظار میں جودھپور ٹھیرنا پڑا ان کی طرف سے روزانہ لیت ولعل ہوتا رہا۔ ایسا کیوں ہوا یہ نہ پوچھئے۔ اس کو پردہ میں رہنے دیجئے تو بہتر ہے سٹی سپرنٹنڈنٹ کا یہی کیا کم احسان ہے کہ انہوں نے بعد دو مہینہ کے مناظرہ کا انتظام کر دیا اگر وہ دو برس کے بعد انتظام کراتے یا سرے سے انتظام

ایسی باتوں سے شریفوں اور حق تلاش کرنے والوں کی جیت نہیں ہوا کرتی اور ابھی گفتگو بھی نہیں ہوئی اور لکھدیا کہ بھاگ بھاگ گئے۔ آپ بو اپسی ڈاک اطلاع دیجئے ہم آپکے بلانے کے منتظر ہیں والسلام فقط

خط کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف ملا عبد الرحمن و حسین جی جناب مولانا صاحب کو بعد سلام کے واضح ہو خط آپ کا ملا تاریخ ۱۲ رمضان کو۔ حال معلوم ہوا۔ آپنے لکھا ہے کہ میں تمہاری اطلاع کا منتظر ہوں کل کی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک اجازت نہیں ملی ہے سو تم جلد اجازت لے کر جلدی سے اطلاع دو میں آنے کو تیار ہوں۔ مناظرہ کرنے کو تیار ہوں آپ اگر تیار ہوتے تو جاتے کیوں۔ اور اجازت جلدی سے لینی ہوتی تو آپکے ممبر آپ کو روانہ نہیں کرتے اُن کے دل میں نہ اجازت لینے کی ہے نہ مناظرہ کرانیکی۔ کیونکہ میں نے اور حسین جی نے محمد بھائی آپکے امیر خلیفہ سے کہا کہ آپ اجازت کی کوشش کرنے کے لئے جاؤ آپ کی کوشش کرنے سے اجازت آویگی تو ہم کو جواب دیا کہ ہم تو نہیں جاوینگے ہم کو ضرورت نہیں ہے۔ جس کو ضرورت ہے جلدی سے وہ جائے اور اجازت لاکر ہم کو اطلاع دیوے ہم تار کر دینگے اگر آپ کو مناظرہ کرنا ہوتا تو آپ جاتے نہیں اور آپ کے ممبر ایسی بات کہتے نہیں اگر آپ کو ہی کرنا تھا تو درخواست نہیں دلوانی تھی اور آپ کو درخواست میں دستخط نہیں کرنے تھے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی عبد الحنان صاحب نے حافظ حمید اللہ کے دل کو خوش کرنے کے لئے لکھا ہے کہ عبد الوہاب کا بیٹا بھاگ گیا ہے۔ سو اگر ایسا لکھا ہے تو اس میں کیا شک ہے واقعی آپکا جانا بہت مضر ہوا یہ بھاگنے سے کم نہیں ہم نے آپکے اعتبار اور بھروسہ پر کوشش کی مگر آپنے ہم دونوں کی کوشش پر پانی پھیر دیا اور آپ نے اپنی آبرو کا بھی خیال نہ کیا آپنے اپنی آبرو کو ملیا میٹ کر دی اور سب جودھپور کے مسلمانوں میں ٹھٹھر یا بلا دیا۔ ہم نے تو آپس کا جھگڑا مٹانے کے لئے کوشش کی تھی مگر آپنے بجائے مٹانے کے زیادہ آگ بھڑکا دی اور آپکے ممبر اس معاملہ میں کوشش نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو ضرورت نہیں ہے اور کہتے ہیں تم کو ضرورت ہو تو تم خود کوشش کرو۔ اگر یہ بات منظور نہ تھی تو ہر دو جماعت متفق ہونے کا (درخواست میں) کیوں لکھا اور جانبین سے چار چار شخص منتظم ممبروں کو کیوں منتخب کیا اور اور وہ کیوں ممبر ہوئے اب کہتے ہیں کہ ہم کو ضرورت نہیں آپ کی طرف کے ممبروں کو شرم آنی چاہئے کہ وہ کہ وہ کس کام کے لئے مقرر ہوئے تھے افسوس ہے کہ آپ پھر ان کی جھوٹی باتوں پر اعتبار کرکے کہتے ہیں کہ میں مناظرہ کے لئے تیار ہوں آپکے ممبروں کے کلام سے یہ بات بالکل غلط معلوم ہوتی ہے۔ اگر آپکو

(۴) پہلے ان کی اجازت کے بغیر کسی کو وعظ کہنے قرآن و حدیث پڑھانے کی اجازت نہ تھی

(۵) پہلے مولوی عبدالوہاب صاحب آنجہانی کی وہی حیثیت تھی جو خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی۔

(۴) اب بیٹے کی اجازت کے بغیر کسی کو وعظ کہنے حدیث پڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔

(۵) اب بیٹے کی وہی حیثیت ہے جو خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی۔

باپ بیٹے کے غلط دلائل

اور

علمائے کرام کی صحیح توجیہات

باپ اور بیٹے کی دلیلوں کا خلاصہ

پہلی دلیل عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ لَّا یَنَامَ نَوْمًا وَّلَا یُصْبِحَ صُبْحًا اِلَّا وَعَلَیْہِ اِمَامٌ فَلْیَفْعَلْ ،

(ابن عساکر)

تم میں سے جو شخص طاقت رکھتا ہو کہ نہ سوئے سونا نہ صبح کرے صبح کرنا مگر اس حال میں کہ اس پر امام ہو تو چاہئے کہ وہ کرلے۔

اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ وہ کسی کو امام بنا لیتے مگر کتنی راتیں ختم ہو چکیں اور کتنی صبحیں گذر گئیں لیکن مسلمانوں نے امام نہیں بنایا۔

مولوی عبدالوہاب کے مریدوں نے جب دیکھا کہ اس حدیث پر کوئی عمل نہیں کرتا ہے تو انہوں نے مولوی عبدالوہاب کو اپنا امام مان لیا اور ان کے مرنے کے بعد ان کے بیٹے کو امام تسلیم کرلیا

علمائے اسلام کی توجیہات کا خلاصہ

علماء کہتے ہیں کہ یا تو عبدالوہاب غبی تھا جو حدیثوں کا صحیح مطلب نہیں سمجھتا تھا یا مسلمانوں کی زکوتوں کو لوٹنے کیلئے اس نے یہ تدبیر نکالی تھی۔ اگر یہ شخص نیک نیتی سے امام بنا ہوتا تو مسلمانوں کی زکوتوں سے جو غربا و مساکین وغیرہ کا حق ہے اپنے نام جائدادیں نہ خرید کرتا اور نہ مرنے کے وقت ان جائدادوں کو وقف علی الاولاد کرجاتا اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے یہ تشریح ضروری ہے کہ اس حدیث میں جو لفظ امام ہے اس سے کیا مراد ہے مسجد کا ملا جو صرف نماز پڑھایا کرتا ہے یا بادشاہ جس کو شریعت میں امیر سلطان خلیفۃ المسلمین وغیرہ کہتے ہیں جسکو اللہ تعالی نے تھوڑی سی بھی عقل دی ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہاں پر امام سے مراد بادشاہ اسلام یعنی خلیفۃ المسلمین ہے پس اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ مسلمان اگر خلیفۃ المسلمین بنانے کی طاقت رکھتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ خلیفۃ المسلمین یعنی بادشاہ اسلام جلد سے جلد بنائیں کیونکہ بغیر خلیفہ کے زانی کو سنگسار کرنا یا درے لگانا چور کا ہاتھ کاٹنا اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ پیری مریدی کے سلسلے کو قائم کرنا اور اس حدیث سے دلیل پکڑنا حدیث کے ساتھ مذاق کرنا ہے۔

ہی نہیں کراتے تو میں کیا کر سکتا تھا بہرحال انہوں نے جو کچھ کیا یہ اُن کا احسان ہے اس لئے
جماعت اہلحدیث جودھپور اُن کا شکرگذار ہے دو مہینے کے بعد اجازت ملی تو اس شرط پر کہ پچاس پچاس
آدمی ہر دو فریق کے مناظر میں لئے جائیں گے اس سے زیادہ نہیں یہ کیوں یہ اس لئے کہ امامیہ یہاں کل
تقریباً پچاس ہیں ان کی مناسبت سے دوسرے فریق کو بھی صرف پچاس کی اجازت دی جا سکتی ہے اس سے
زیادہ کا پولیس انتظام نہیں کر سکتی امامیئے مشہور تو یہ کرتے تھے کہ مناظرہ عام ہونا چاہئے لیکن اُن
کی کوشش یہ تھی کہ اولاً تو ہو نہیں اور اگر ہو تو چند آدمیوں میں ہو وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوئے
کیونکہ سوء اتفاق سے ایک امامیہ جس کا نام مصطفےٰ ہے جسکے لڑکے کو اسٹیشن پر مار پڑی تھی، ...
سٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب بلدیورام ایک ہی گاؤں (موضع کوچیرا) کے رہنے والے
صاحب پر اسکے رونے اور بلکنے کا اثر پڑا اس لئے انہوں نے پچاس پچاس سے زیادہ کی اجازت
نہیں دی جب سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اجازت دیدی اور مناظرہ کی تاریخ بھی مقرر کردی تب
امامیوں نے بہت مجبور ہو کر مولوی عبدالوہاب آنجہانی کے بیٹے کو تار دیکر دہلی سے بلایا وہ تنہا
کب آ سکتا تھا اپنی امداد کے لئے ایک پنجابی چرم استخوان[1] اور دوسرا گفتار صفت[2] انسان اپنے ساتھ
لایا۔ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء مناظرہ کی تاریخ مقرر ہوئی لیکن قبل اسکے کہ میں مناظرہ کی کاروائی آپ کے
سامنے پیش کروں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عبدالوہاب آنجہانی اور ان کے بیٹے کا جو دعویٰ ہے
وہ بیان کر دوں اور ساتھ ہی اس کے تمام علماء کرام کا جو خیال ہے وہ بھی تبلادوں تاکہ آپ
کو مناظرہ کے سمجھنے میں سہولت ہو۔

مولوی عبدالوہاب آنجہانی اور اُن کے بیٹے کا دعویٰ امامت

پہلے باپ کا دعویٰ تھا	اب بیٹے کا دعویٰ ہے
پہلے مولوی عبدالوہاب آنجہانی کا دعویٰ تھا کہ وہ امام وقت تھے یعنی امیرالمؤمنین خلیفۃ المسلمین سلطان الاسلام تھے۔	اب بیٹے کا دعویٰ ہے کہ وہ امام وقت ہے یعنی امیرالمؤمنین۔ خلیفۃ المسلمین سلطان الاسلام ہے۔
(۲) پہلے یہ تھا کہ جس نے انکے ہاتھ پر بیعت نہیں کی وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت مریگا۔	(۲) اب یہی دعویٰ بیٹے کا ہے کہ اسکے ہاتھ پر جو بیعت نہیں کریگا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت مریگا۔
(۳) پہلے یہ تھا کہ جس نے انہیں زکوٰۃ نہیں دی اس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔	(۳) اب یہ ہے کہ جو بیٹے کو زکوٰۃ نہیں دیگا اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

[1] یعنی دبلا [2] یعنی نوندالب یارخوار

(۳) تیسری دلیل

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا عَلَیْہِمْ اَحَدَھُمْ

(رواہ ابوداؤد)

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تین مسلمان سفر میں نکلیں تو ضرور ہے کہ ایک کو اپنا سردار مقرر کرلیں۔ جب مسافر کو بغیر امام کے رہنے کی اجازت نہیں ہے تو مقیم لوگ کس طرح بغیر امام کے رہ سکتے ہیں

(۳) اس حدیث سے بھی مولوی عبدالوہاب نے لوگوں کو فریب دیا ہے کیونکہ مولوی عبدالوہاب کا دعویٰ اس قسم کی عارضی امامت کا نہیں ہے بلکہ وہ تو مستقل امامت کے دعویدار ہیں یہ سفر کی امامت عارضی ہے جب سفر ختم ہوا امام کی امامت بھی ختم ہو گئی اس کے علاوہ اس امامت میں نہ بیعت کا ثبوت ہے نہ زکوٰۃ کی ادائیگی ہے نہ یہ ہے کہ سفری امام ساری دنیا کا ایک ہو گا اور مولوی عبدالوہاب کا دعویٰ جس امام کا ہے وہ ساری دنیا میں ایک ہو گا البتہ اس کے نائبین اسکی ماتحتی میں بکثرت امام بنائے جا سکتے ہیں غرض مولوی عبدالوہاب کا دعویٰ خلافت کبریٰ کا ہے اور دلیل دیتے ہیں سفر کی امامت سے یہ محض ایک چال ہے جس کو سادہ لوح سمجھنے سے قاصر ہیں سفری امامت تو ایسی ہے جیسے نماز کی امامت نماز ختم امام کی امامت یعنی ماتحتی ختم۔ باقی رہی یہ بات کہ جب سفر میں امام بنا کر رہنے کا حکم ہے تو پھر حالت قیام میں تو بطریق اولیٰ امام بنا کر رہنا چاہئے سو یہ صحیح ہے اور اس پر الحمد للہ مسلمانوں کا عمل بہت زمانہ سے ہے بنگال میں گاؤں گاؤں سردار مقرر ہیں اس کے علاوہ تمام ہندوستان میں قوموں کے چودھری ہوا کرتے ہیں وہی ان کے امام ہیں جن مسلمانوں نے اب تک اپنا سردار نہیں بنایا ہے انہیں چاہیئے کہ اپنا سردار بنالیں اگر دل چاہے تو اس کا نام امام یا امیر رکھ لیں لیکن اس قسم کے امام کی نہ بیعت ہے نہ اس کو زکوٰۃ دینا ضروری ہے نہ یہ ہے کہ وہ ساری دنیا کا ایک ہوگا جس کی موافقت جس سے ہو وہ اس کو اپنا سردار بنالے موجودہ حالت میں ہندوستان میں ایسی ہی امامت ہو سکتی ہے نہ خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی۔ جو لوگ ایسی امامت کا دعویٰ کرتے ہیں دراصل وہ مسلمانوں کی زکوٰتوں کو لوٹنا چاہتے ہیں اس کے علاوہ ان کا اور کوئی مطلب نہیں ہے۔

مولوی عبدالوہاب کی طرف سے نبیوں کی شان میں گستاخیاں

مولوی عبدالوہاب آنجہانی کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ امام کے لئے لیاقت کا ہونا شرط ہے بلکہ ضروری ہے ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ امام کے لئے اگر سیاست ملکی اور لیاقت ضروری شے ہوتی تو اس کے زیادہ مستحق حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے کیونکہ آپ رئیس الانبیاء بھی اور خلیل اللہ بھی ہیں ضرور آپ کو سیاست ملکی ملتی اور آپ ننگے برہنے

(۲) دوسری دلیل عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

(مسلم)

ترجمہ جو شخص مرے اس حال میں کہ نہیں ہو اس کی گردن میں بیعت مرے گا وہ جاہلیت کا مرنا۔

یہ حدیث بھی بتلاتی ہے کہ بغیر امام بنائے ہوئے اور اس کی بیعت کئے بغیر نہیں رہنا چاہئے ورنہ جاہلیت کی موت ہوگی جاہلیت کی موت سے بچنے کیلئے مولوی عبدالوہاب کے معتقدین نے الکو اپنا امام مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی

(۲) اس حدیث کا غلط مطلب بنا کر مولوی عبدالوہاب آنجہانی نے چند سادہ لوحوں کو پھانس رکھا ہے اس حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص اس کی اطاعت سے باہر ہو جائے یعنی اس کی بغاوت کرے تو اس کی موت جاہلیت کی ہوگی چنانچہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ ــــــ

مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

ترجمہ جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت میں تفریق ڈالے اور مر جائے تو وہ مریگا جاہلیت کا مرنا۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ امام کے ہوتے ہوئے جو امام کی اطاعت سے نکل جائیگا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی امام نہ ہو جب بھی مسلمان جاہلیت کی موت مرینگے اگر اس حدیث کا یہی مطلب ہوتا جو مولوی عبدالوہاب نے سمجھا ہے تو مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جو مولوی عبدالوہاب کے استاد تھے جو مولوی عبدالوہاب سے بہت زیادہ حدیثیں سمجھتے تھے اور بڑے متقی پرہیزگار تھے ضرور اس حدیث پر اسطرح عمل کرتے کہ کسی مولوی کو امام بنا کر خواہ وہ اپاہج کیوں نہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے جاہلیت کی موت سے بچ جاتے دراصل مولوی عبدالوہاب نے اپنی کج فہمی سے اس حدیث کی آڑ لیکر پیری مریدی کا پورانا سلسلہ پھر دوبارہ شروع کر دیا ہے اور دھوکہ دینے کے لئے اس کا نام رکھدیا امامت۔ استغفر اللہ کہاں پیری مریدی اور کہاں امامت و خلافت۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

تھا مگر وہ چھین نہ سکا جب اس نے دست درازی کرنی چاہی اس کا ہاتھ شل اور بیکار ہو گیا آپ سے
دعا کروائی اسے صحت ہوئی آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر اس نے اپنی لڑکی ہاجرہ علیہ السلام کو
آپ کی خدمت میں دے دیا۔
اب مولوی عبدالوہاب آنجہانی کا حال سنئے۔ وہ عورت جسے انہوں نے اس کی ولی کی اجازت
کے بغیر نکاح کر لیا تھا لوگوں نے ان سے ان کی بیوی کو زبردستی چھین لیا ساری زندگی مولوی عبدالوہاب
اس کے لئے جھینکتے رہے پر ان کی وہ بیوی ان کو نہ ملی یہاں تک کہ اس کی آرزو میں خود وہ دنیا
سے چل بسے اور وہ بیچاری اب تک ان کے نام کو رو رہی ہو گی کیونکہ انہوں نے اس کی برادری
میں بڑی نام ہنسی کرا دی۔ اب بتلائیے نبیوں کے ساتھ اپنے کو برابر میں کھڑا کر نا نبیوں کی کس قدر توہین ہے
(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ لکھنا کہ وہ اپنی قوم کو لے کر راتوں رات بھاگ گئے یہ تم جیسے خائن
ایمان لوگوں کا کام ہے ورنہ قرآن شریف میں تو کہیں بھی ذکر بھاگنے کا نہیں ہے بلکہ قرآن شریف
میں یہ ہے سنو۔ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ
يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى (طٰهٰ) اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو
راتوں رات لے جاؤ پھر ان کے لئے دریا میں خشک رستہ بنا دینا نہ تم کو کسی کے تعاقب کا اندیشہ ہو گا اور
نہ کسی قسم کا خوف ہو گا۔
یہ ہے اصل واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ پاک تو فرماتا ہے کہ ہم نے وحی کی موسیٰؑ کی طرف
کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جاؤ لیکن ان کی گستاخی دیکھئے لکھتے ہیں کہ موسیٰؑ اپنی قوم کو لے کر
بھاگ گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥
(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود بیشک قتل کرنا اور سولی دینا چاہتے تھے لیکن نہ قتل کر سکے نہ سولی
دے سکے اللہ پاک نے انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ پھر وہ تم جیسے کمزور کیسے ٹھیرے جو شخص زندہ آسمان
پر چلا جائے اسے کمزور سمجھنا تمہارے جیسے بد دماغوں کا کام ہے
(۴) آج تک کسی مسلمان نے جناب . . . .
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو فرار نہیں لکھا لیکن مسلمانوں میں تم ایسے گندے پیدا ہوئے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کو فرار لکھ دیا یہ لکھتے ہوئے تمہاری انگلیاں شل نہیں ہو جاتیں یہ کہتے ہوئے
تمہاری زبانیں کٹ کر گر نہیں جاتیں عبدالوہاب آتا ہے ملتان سے دہلی اور وہ مہاجری بن جاتا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک کے حکم سے مدینہ شریف تشریف لے جاتے ہیں تو وہ تمہارے نزدیک

کرکے آگ میں نہ ڈالے جاتے اور آپ سے اثناء راستہ میں بادشاہ جابر آپ کی بیوی نہ چھینتا۔

(۲) پھر بنی اسرائیل کے اولوالعزم پیغمبر موسیٰ کلیم اللہ کو ملتی تاکہ آپ مصر سے بنی اسرائیل کو راتوں رات لے کر نہ بھاگتے اور نہ فرعون آپ کا تعاقب کرتا اور نہ بنی اسرائیل اپنے ٹھکانے چھوڑ کر چالیس برس تک جنگلوں میں مارے مارے پھرتے۔

(۳) بعدہ عیسیٰ روح اللہ کو ملتی اور یہود آپ کے قتل اور سولی کے درپے نہ ہوتے۔

(۴) پھر اکرم الاولین والاخرین خاتم النبیین (انّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جمیعا) کو تو ضرور ملتی تاکہ آپ مخضوب بالدم نہ ہوتے اور نہ غار میں کئی روز تک روپوش رہتے اور نہ بیت اللہ سے فرار ہو کر مدینہ پہنچتے وغیرہ

نوٹ یہ ساری باتیں مولوی عبدالوہاب کے یہاں کی کتاب تقرر امام میں موجود ہے دیکھو کتاب مذکور کا صفحہ ۱۱

علماء کی طرف سے جوابات

اپنی لنگڑی امامت کو ثابت کرنے کے لئے نبیوں کی شان میں اس قسم کی بیہودہ گوئی کوئی مؤمن تو کر سکتا نہیں۔ ہاں البتہ وہ لوگ جن کے قلوب ایمان سے خالی ہو چکے ہیں وہ جو چاہیں کہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا بہت صحیح لیکن یہ بھی معلوم ہے یا نہیں کہ جب کفار نے آپ کو آگ میں ڈال دیا تو اللہ پاک نے فرمایا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے تکلیف ہو جا ابراہیم (علیہ السلام) کے حق میں اللہ پاک کا یہ فرمانا تھا کہ آگ آپ کے لئے باغ و بہار بن گئی تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے کہ چالیس روز ابراہیم علیہ السلام آگ میں رہے فرمایا کرتے تھے کہ ان دنوں سے زیادہ آرام میں نے اپنی عمر میں نہ دیکھا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ہے اب ذرہ مولوی عبدالوہاب انجہانی کا حال سنئے۔

ایک بیوہ سے انہوں نے خفیہ نکاح کر لیا تھا اور اس کی نکاح شدہ لڑکی کا اپنے ایک مرید سے نکاح کر دیا۔ اس عورت کے رشتہ داروں کو غصہ آیا انہوں نے دعوت کے بہانے سے ایک مکان میں بلایا پہلے تو خوب مارا پھر ڈاڑھی میں تیزاب ڈال دیا۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی عَبْدِ الْوَهَّاب کی آواز نہیں آئی نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاڑھی جل گئی۔ اب خدارا انصاف کیجئے کہ اپنی کمزوری کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مثال دینا کہاں تک صحیح ہے سچ پوچھو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس وہ زبردست طاقت تھی جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی طاقت نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جابر بادشاہ نے آپ کی بیوی چھیننا چاہا

مناظرہ جودھپور

مابین مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب و ابن مولوی عبدالوہاب صاحب آنجہانی مدعی امامت کبریٰ

منعقدہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء بروز بدھ

نوشتہ گزودھر عبدالستار ہاشمی

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر | تمام آدمی آگئے ہیں اور وقت بھی کافی گذر گیا ہے لہٰذا مناظرہ کی کارروائی شروع کی جائے۔

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب | آج مجلس مناظرہ کے منعقد کرنے کا مناسب دن نہ تھا کیونکہ کل ہی ملک معظم جارج پنجم کا انتقال ہوگیا ہے تمام ملک ان کے غم میں مبتلا ہے ہم مسلمان بھی ملک معظم کی انتقال سے مغموم ہیں اور اُن کی قوم و متعلقین کے ساتھ اس جانکاہ حادثہ میں دلی ہمدردی رکھتے ہیں لیکن ایک مذہبی معاملہ ہے اور اتفاق سے دو مہینہ کی لگاتار کوششوں کے بعد پولیس نے ہمیں آج مناظرہ کرنے کی اجازت دی ہے لہٰذا ہم مجبوراً آج کی تاریخ مناظرہ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں اس کے بعد میں مولوی عبدالوہاب صاحب کے فرزند کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنا عقیدہ بیان کریں کہ خلافت امارت حکومت سلطنت اور طاقت کے ساتھ ہوا کرتی ہے یا بغیر ان کے بھی خلافت قائم ہوسکتی ہے۔ چونکہ آپ مدعی امامت و خلافت ہیں اس لئے پہلے آپ اپنا دعویٰ بیان کریں پھر اس پر دلائل پیش کریں اس کے بعد میں آپکے دلائل پر بحث یا تنقید کرسکوں گا۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی | مدعی چونکہ اس کے آپ ہیں کہ امام کے واسطے تلوار ضروری ہے لہٰذا پہلے آپ شروع کریں۔

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب | یہ طے شدہ امر ہے کہ مدعی ہونیکی حیثیت سے آپ شروع کریں گے آپ اپنے اشتہار دعوت مناظرہ کے شرائط ملاحظہ فرمائیں جس پر فریقین کے دستخط کئے ہوئے ہیں میں تو پیش قدمی کرنے کے لئے بھی تیار ہوں انشاء اللہ تعالیٰ پیچھے نہیں ہٹوں گا لیکن چونکہ پہلے آپکے والد مولوی عبدالوہاب صاحب نے دہلی میں دعویٰ امامت کیا بعدہٗ علماء نے ان کی مخالفت کی اب آپ امامت کا دعویٰ کرتے ہیں لہٰذا پہلے آپ اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دلائل و براہین پیش کریں اس کے بعد میں کھڑا ہوں گا اور انشاء اللہ آپ کی غلط دلیلوں کو توڑ دوں گا۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی | نہیں پہلے شروع کیجئے اور بتلائیے کہ امام کے واسطے تلوار

فراری بن جاتے ہیں استغفر اللہ نعوذ باللہ معلوم کس دینی تم لوگ اپنے کو مسلمان کہتے ہو۔

مجلس مناظرہ کی تاسیس

تاریخ مناظرہ سے پیشتر ایک احاطہ کا انتظام کر لیا گیا تھا جو ہر طرف سے گھرا ہوا تھا چونکہ پولیس نے پچاس پچاس آدمیوں سے زیادہ کی اجازت نہیں دی اس لئے میں نے لوڈ اسپیکر (آلہ مکبر الصوت) کا انتظام کرایا بابو عبد الکریم صاحب نے اس کا انتظام کیا اور نہایت ہی تن دہی و مستعدی سے اس کام کو انجام دیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ جو لوگ احاطے سے باہر تھے ان تک آواز اسی آلہ کے ذریعہ پہنچائی گئی۔ بعض لوگ احاطہ کے قریب جو اونچے مکانات تھے ان کی چھتوں پر بیٹھ گئے غرض تمام انتظامات مکمل کرنے کے بعد پولیس نے اپنے انتظام میں بمقام جودھپور ایک محفوظ احاطہ میں مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء کو مناظرہ شروع کرایا۔ مناظرہ میں حسب ذیل پولیس افسران شریک تھے۔

محمد سلیم صاحب لین آفیسر بلدیو رام سٹی سپرنٹنڈنٹ محمد ظہیر الدین صاحب تھانیدار سلیم اللہ صاحب تھانیدار رام کیشور صاحب لوکل سٹی پولیس۔

ایک عجیب لطیفہ ۔ خیال تھا کہ اس جلسہ میں حکیم نثار احمد صاحب کو صدر بنایا جائے لیکن ان کے آنے میں دیر ہوگئی اماميوں نے عظیم بیگ صاحب چغتائی وکیل کو فریقین کی تقریریں لکھنے لئے بلایا تھا مجبوراً حکیم صاحب کی جگہ وکیل صاحب کو صدر بنا دیا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں حکیم صاحب آگئے لیکن پھر بھی وکیل صاحب ہی صدارت کرتے رہے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں نے وکیل صاحب چغتائی سے کہا کہ حضرت آپ کیا صدارت فرما رہے ہیں آپ خیال نہیں کرتے میں ان سے جو پوچھتا ہوں اس کا جواب تو یہ دیتے نہیں وعظ کہتے ہیں میں وعظ سننے کے لئے تو آیا نہیں مناظرہ کے لئے آیا ہوں میرے سوالوں کے جوابات ہونے چاہئیں میری اس بات کو سن کر وکیل صاحب بڑے سٹ پٹائے اور کہنے لگے کہ میں کیا کروں میں تو بے پڑھا ہوں ان کے اس جملہ سے بُرا اثر پڑا نتیجہ یہ ہوا کہ محمد سلیم صاحب لین آفیسر نے وکیل صاحب کو صدارت سے معطل کر کے کرسی صدارت پر حکیم نثار احمد صاحب کو بٹھا دیا آخر وقت تک حکیم صاحب ہی صدارت کرتے رہے فریقین کی تقریریں لکھنے کے لئے میری طرف بابو حافظ عبد الستار صاحب گزدھر ہاشمی کو مقرر کیا گیا تھا چنانچہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ ہدیۂ ناظرین ہے۔

میں انبیاء کے پاس تلوار نہ تھی سیاست نہ تھی صرف توحید تھی آنحضرت پتھر کھاتے تھے دندان شہید ہو جاتا ہے سر زخمی کر دیا جاتا ہے حکم ہوتا ہے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ جس کے پاس تلوار ہو وہ کیوں ایذا پاوے۔

نوح علیہ السلام نے جب اپنی قوم کو خدا کی پرستش کے لئے پکارا تو قوم نے کہا کہ تیری پیرو تو غریب بیوقوف ہیں ہم تجھکو نہیں مانتے جب انبیاء کے پاس سلطنت نہیں تھی تو امام چونکہ نبی کا نائب ہوتا ہے اس کے لئے بھی پہلے سیاست ضروری نہیں ہے آپ کو جادوگر کہتے تھے انبیاء کو تکلیف پر صبر کرنے کا ارشاد ہوا اسی طرح ہم بھی صبر کرتے ہیں۔ خدا نے ہم کو اس لئے نہیں بھیجا کہ ہم تلوار رکھیں خون ریزی کریں بلکہ صرف زبانی تبلیغ کرنے کی غرض سے بھیجا ہے۔

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ

بعد خطبہ مسنونہ و اعوذ جناب صدر و معزز حاضرین کرام آپ حضرات کو معلوم ہے کہ یہ مجلس مناظرہ کے لئے منعقد کی گئی ہے نہ کہ وعظ کیلئے امام کیلئے تلوار یعنی طاقت ہونا ضروری نہیں اس کا ثبوت فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب کے ذمہ ہے لیکن انہوں نے وعظ کہنا شروع کر دیا وعظ کے ذریعہ اپنے مریدوں کو بہلانا چاہتے ہیں اگر ایسا ہی کرنا ہے تو آپ بڑے شوق سے جنت اور جہنم کے بارہ میں وعظ کہنا شروع کر دیں اس سے آپ کے مریدوں پر رقت طاری ہوگی کچھ مریدوں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے بس مریدوں میں واہ واہ ہو جائیگی۔

نہایت افسوس ہے آپ نے اپنے دعویٰ پر کہ امام کے لئے طاقت و حکومت شرط نہیں ہے کوئی دلیل نہیں پیش کی البتہ دس منٹ وعظ کہنے پر ختم کر دئے آپ کا فرض ہے کہ آپ موضوع بحث کو نہ چھوڑیں "امام کے لئے طاقت کا ہونا ضروری نہیں ہے" یہ ہے آپ کا دعویٰ لہذا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ امام سے مراد آپ کی کیا ہے امام کے کتنے معنے آتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں میں خود ہی امام کے معانی اور اس کی قسمیں بتلا دیتا ہوں اس کے بعد تعین آپ کریں کہ آپ کی مراد امام سے فلاں قسم ہے۔

سلہ تلوار مرد رکھا کرتے ہیں آپ کو تو خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ مریدوں سے ٹھگ کر زکوٰتیں وصول کریں اسے جائدادیں خریدیں اور گھر میں بیٹھ کر چوڑیاں پہن کر زنانوں جیسی زندگی بسر کریں اور آخر چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دنیا سے رخصت ہو جائیں غالباً ان مسلمانوں نے آپ کے خیال میں بڑی غلطی کی ہے جنہوں نے میدان کارزار میں جام شہادت نوش کیا۔ سلہ جامع مسجد کی سیڑھیوں پر آپ کے باپ کے ایک مرید جان محمد نے جو خون ریزی کی تھی چار مسلمان مار دیئے تھے۔ وہ آپ بھول گئے آپ خون ریزی کے لئے نہیں بھیجے گئے تو آپ جان محمد کی تعریف کیوں کرتے ہیں ۱۲ منہ

وطاقت شرط ہے۔

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر اشتہار دعوت مناظرہ دیکھکر۔ فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب کی طرف مخاطب ہوکر اس اشتہار میں پہلا نمبر آپ کا لکھا ہوا ہے لہذا پہلے آپ ہی شروع کریں اور وقت مفت میں ضائع نہ کریں۔ اس میں کیا ہے پہلے یہ کریں یا آپ۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی اشتہار میں نمبر ۲ اُوپر لکھا ہوا ہے اور نمبر ۱ نیچے اس لئے پہلے میں نہیں شروع کروں گا اس کے علاوہ یہ نمبر بھی میں نے نہیں لگائے ہیں۔

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر شرائطے کرنے میں کون کون شریک تھے (کسی نے کہا) ایک طرف مولانا عبدالحنان صاحب خود دوسری طرف (محمد اسمٰعیل) محمد اسمٰعیل سے مخاطب ہوکر فرزند مولوی عبدالوہاب کی طرف سے تم نے یہ طے کیا تھا کہ پہلے مناظرہ فرزند مولوی عبدالوہاب کریں گے۔

محمد اسمٰعیل چاء فروش میری منشا یہی تھی کہ پہلے مولوی عبدالحنان صاحب شروع کریں مگر مولوی صاحب نے انکار کیا کہ مدعی امامت فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ہیں اس لئے مدعی ہونیکی حیثیت سے ابتداء ان کی طرف سے ہونی چاہئے اس بات پر مولوی عبدالحنان صاحب نے مجھسے زبردستی دستخط کرا لئے۔

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر خیر کسی طرح ہو جب تم نے دستخط کر دیے ہیں لہذا فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب پہلے آپ ہی کو شروع کرنا ہوگا۔

نوٹ جب لائن آفیسر صاحب نے فرزند مولوی عبدالوہاب آنجہانی کے خلاف فیصلہ دیا تو مجبوراً وہ بیچارے تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ (راوی)

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی بعد خطبہ مسنونہ و اعوذ۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ٥ خداوند کریم ایک ہی لائق عبادت کے ہے وہی احکم الحاکمین ہے تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے سب کو فنا ہے اُسی کو بقا ہے اُسی نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجا ہے تاکہ ہم قبر پرستی تعزیہ پرستی سے بچیں یہی انسان کی نجات کا ذریعہ ہے جب کوئی نبی فوت ہو جاتا ہے تو دوسرا نبی بھیجا جاتا ہے چنانچہ آپ سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کو بھیجا ہے لیکن جب خاتم النبیین آگئے تو آپ کے بعد دین پہنچانے کے لئے جیسا آپنے فرمایا سَيَكُونُ الْخُلَفَاءُ بَعْدِي میرے بعد امام اور خلیفہ ہوں گے خدا نے امام بنائے۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً الخ اور ان میں سے امام بنائے کہ وہ صبر کرتے ہیں انبیاء

ے خدا کی یہی مرضی تھی کہ تمہارے نام پر نمبر ۱ لکھا ہوا ہے جب بھی تمہارا امام نیچے رہے انشاء اللہ ہمیشہ نیچے رہو گے کیونکہ باطل ہمیشہ نیچا ہوا کرتا ہے ۱۲ منہ

ضروری نہیں تبلاتے اس کی علت غائی کیا ہے دیکھئے سنیئے غور سے ہر چیز کی کوئی نہ کوئی غرض ہوا کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی بھی علت غائی ہے خود ارشاد فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ میں نے انسان کو محض عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے یہی عبادت انسان کی پیدائش کی علت غائی ہے پس ضرور ہے کہ امام کی بھی کوئی علت غائی ہو گی حضرت نوح اور ابراہیم علیہم السلام کی صرف مثالیں دینے سے کام نہیں چلتا کیونکہ میں بتا چکا ہوں کہ وہ نبی تھے گفتگو نبوت میں نہیں ہے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی

مولانا فرماتے ہیں کہ آپ نے وعظ کہا موضوع کو نہیں چھوا۔ حالانکہ میں نے انبیاء کی مثالیں دیں۔ انبیاء کے واقعات اس لئے تبلائے جاتے ہیں ہم انبیاء کے متبع ہیں چونکہ ہماری زندگی بھی انبیاء کی سی[1] زندگی ہے اس لئے ہم اماموں[2] کے لئے سلطنت کی ضرورت نہیں یہ تعین تو ہو چکی امام کے واسطے تلوار کی ضرورت ہے اس کا آپ نے کونسا ثبوت دیا موضوع بحث مقرر ہو چکا ہے کہ آپ کے ذمہ ثبوت ہے کہ تلوار شرط ہے آپ نے فرمایا یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ یہ تو ہماری دلیل ہے کہ آیت میں امام سے نامۂ اعمال بھی مراد ہے اور امام سے مراد ہر گروہ کا سردار ہے قیامت[3] کے دن لوگ اپنے سرداروں کے ساتھ بلائے جائیں گے۔ آپ اس کو شربت بنفشہ نہ سمجھیں کہ جوش دیکر پی لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مظلوم مدد کے لئے آتا ہے آپ فرماتے ہیں خدا تمہاری مدد کریگا آپ نے اس کی کیا مدد کی کون سی تلوار چلائی قیامت میں بھی پوچھا جائیگا کس کے تابع تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی امام بنایا گیا تھا اور وہ آگ میں ننگے ڈالے گئے تھے اور وہ خود اپنے نفس کی مدد نہیں کر سکے آسمان سے آواز آئی یَا نَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ میرے پاس تلوار دو دو ہاری ہے ایک کتاب اللہ دوسری سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسکا ثبوت دیجئے کہ جس کے پاس تلوار نہ ہو اس سے بیعت نہ کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کونسی تلوار تھی آپ نے بیعت لی یا نہیں۔

---

[1] کیا کسی نبی نے مسلمانوں کی زکوٰتوں سے جائدادیں خرید کر اپنے بیٹے کو اس کا متولی بنا دیا تھا ہرگز نہیں ایسا کیا تھا اور تمہارے باپ نے اپنے مریدوں سے زکوٰتیں وصول کیں اور جائداد خرید کر تم کو اس کا متولی بنا دیا۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو کہ ہماری زندگی بھی نبیوں کی سی زندگی ہے چھوٹا منہ اور بڑی بات ۱۲ منہ

[2] "ہم اماموں" کا لفظ قابل غور ہے آپ اپنے منہ میاں مٹھو۔

[3] پھر بنانے کی کیا ضرورت رہی ۱۲ منہ

سنیئے اور غور سے سنیئے۔

قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورۃ البقرہ) ۔ یہاں مراد امام سے (نبی) ہے

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (سورۃ الانبیاء) یہاں بھی مراد ائمہ سے جو امام کی جمع ہے (انبیاء ہیں)

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ (سورۃ بنی اسرائیل) یہاں مراد امام سے (نامہ اعمال) ہے

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ (سورۃ الفرقان) یہاں مراد امام سے (پیشوا) ہے۔

وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝ (سورۃ یٰس) یہاں مراد امام سے (لوح محفوظ) ہے

وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝ (سورۃ الحجر) یہاں مراد امام سے (راستہ) ہے

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ (سورۃ القصص) یہاں مراد ائمہ سے جو امام کی جمع ہے جہنم کی طرف بلانے والے سردار ہیں جیسے فرعون۔ گویا کہ فرعون بھی امام ہے

فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ (سورۃ توبہ) یہاں مراد ائمہ جو امام کی جمع ہے سرداران کفر ہیں۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ۝ (سورۃ السجدہ)

یہاں مراد ائمہ سے جو امام کی جمع ہے صالحین ہیں جو لوگوں کو نیک راہ بتلایا کرتے تھے۔

(حدیث) اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَیُتَّقٰى بِهٖ (بخاری مسلم) یہاں امام سے مراد سلطان ہے جسے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین بھی کہتے ہیں۔ (حدیث) یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ (ترمذی) ترجمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ پڑھا ہوا قوم کا امام بنا کرے یہاں مراد امام سے نماز پڑھانے کا امام ہے

خیال کیجئے امام کے کس قدر معانی ہیں۔ نبی۔ نامہ اعمال۔ پیشوا۔ لوح محفوظ۔ راستہ۔ سرداران کفار نیکوکاران (صالحین) بادشاہ یعنی خلیفۃ المسلمین۔ امیر المومنین۔ نماز کا امام۔ اگر آپ کی مراد امام سے نبی ہے تو اس میں بیشک ظاہری طاقت ضروری نہیں ہے کیونکہ نبی کے پاس معجزہ ہوتا ہے جو ظاہری قوت سے بہت بڑھا ہے لیکن اب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور اگر آپ کی مراد امام سے نامہ اعمال۔ پیشوائے قوم۔ لوح محفوظ۔ راستہ۔ یا نیکوکار ہے تو ان میں بھی کوئی شخص طاقت کا ہونا نہیں کہتا۔ اور اگر آپ کی مراد امام سے مسجد کا ملا ہے جو نماز پڑھایا کرتا ہے تو پھر کوئی مضائقہ نہیں ایسے سینکڑوں کیا لاکھوں امام ہیں ایسے امام کے لئے طاقت کا ضروری ہونا کوئی بھی نہیں کہتا۔ اب آپ بہت جلد تعین کیجئے کہ آپ کا جو دعویٰ ہے کہ امام کے لئے سلطنت و طاقت ضروری نہیں ہے اس امام سے آپ کی مراد کونسا امام ہے یہ وقت [illegible] نہیں ہے [illegible] کوئی اور وقت رکھیئے اس [illegible] امت کی [illegible] کیجئے اور یہ بتلائیے کہ جس امام کے لئے آپ طاقت کا ہونا

انبیاء علیہ السلام کے پاس وحی آتی تھی اور وحی کی زبردست روحانی طاقت تھی جو ظاہری قوت کہیں بڑھکر تھی یہی وجہ ہے کہ ظاہری قوتیں جب کبھی ان روحانی قوتوں سے ٹکرائیں اُن کے مقابلہ میں پاش پاش ہوکر رہگئیں اس لئے مناسب ہے کہ آپ انبیاء علیہ السلام کی مثالیں پیش نہ کیجئے امامت کی غرض بیان کیجئے در حقیقت آپکے والد مولوی عبدالوہاب نے وہ دعویٰ کیا ہے کہ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس میں کسی ایک نے بھی نہیں کیا کہ بغیر تلوار وطاقت کے امامت کبریٰ یعنی خلافت ہوسکتی ہے سچ پوچھو تو وہی پیری مریدی کا دنیاوی سلسلہ جو لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل ہوچکا ہے اب اس کا نام امامت رکھکر پھر دوبارہ اسی کو جاری کر دیا ہے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی

افسوس آپنے یہ نہیں تبلایا کہ امام کے لئے تلوار شرط ہے آپ کو معلوم نہیں تھا میں کونسے امام کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہوں آپ کسی حدیث یا قرآن سے ثبوت دیجئے کہ امام کے لئے تلوار شرط ہے آپ بار بار کہتے ہیں کونسا امام پہلے طے کیجئے کہ امام کے لئے تلوار شرط ہے یا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَهُوَ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ وَخَلِيْفَةُ كِتَابِهٖ وَخَلِيْفَةُ رَسُوْلِهٖ (تفسیر کبیر ج ۲ ص ۳۹۵) یعنی جو نیکی کا حکم کرے اور برائی سے روکے وہی امام ہے۔ حدیث میں ہے مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِىْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (مسلم) جو شخص مریگا اس حال میں کہ اس کی گردن میں بیعت نہیں ہے وہ جاہلیت کی موت مریگا آپ کہتے ہیں کہ انبیاء کے پاس وحی کی طاقت تھی تو ہم بھی تو انبیاء کے تبع ہیں ہمارے پاس بھی وحی ہونا چاہئے آپ وحی ساتھ نہیں لے گئے ہمارے پاس بھی وحی آتی ہے دیکھئے کہ بہت جلد پلٹی کھا گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کفر کا فتویٰ لگ جاوے چنانچہ آگے کے الفاظ کو ملاحظہ کیجئے (راوی)

سلہ یہ سوال بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے دکھلاؤ مجھے کونسی حدیث میں امام کے لئے انسان ہونا شرط لکھا ہے چونکہ امام کا انسان ہونا لفظ شرط کے ساتھ کوئی نہیں دکھلاسکتا بس مولوی عبدالوہاب کے مریدوں کے نزدیک ثابت ہوجائے گا کہ امام کے لئے انسان ہونا شرط نہیں ہے کوئی حیوان از قسم گدھا وغیرہ بھی امام ہوسکتا ہے پھر اگر کوئی گدھا امام ہوگیا تو اس کی ڈھینچو ڈھینچو سے مقابلہ کون کرے گا اگر کوئی امامیہ ثابت کردے کہ حدیث میں امام کے لئے انسان ہونا شرط لکھا ہے تو اس کو اس محنت کی وجہ سے مبلغ تہ سوا روپیہ بطور انعام کے دے جائینگے ۱۲ منہ

سلہ اچھا آپ کے پاس وحی بھی آنے لگ گئی پھر تو آپ ماشاء اللہ نبی ہیں ۱۲ منہ

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب
اڈیٹر اہلحدیث گزٹ

معلوم ہوتا ہے آپ کو امامت کا نزلہ ہوگیا ہے اس لئے آپ شربت بنفشہ یاد کرتے ہیں خیر میرا تو یہی کام ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپکو شربت بنفشہ دوں گا تاکہ آپ کا یہ نزلہ جاتا رہے مجھے نہایت افسوس ہے کہ آپنے اب بھی امامت کی تعین نہیں کی کہ کس امامت میں تلوار و طاقت ضروری نہیں ہے کیا آپ مسجد کے امام تو نہیں ہیں اگر آپ کا دعویٰ مسجد کی امامت کا ہے یعنی آپ نماز پڑھانے کے امام ہیں تو اس میں عذر نہیں ہے اور نہ اس امام کے لئے تلوار اور طاقت کا ہونا ضروری ہے ایسے امام تو ہر شہر ہر گاؤں بلکہ محلہ کی ہر مسجد میں ہیں اس میں جھگڑا ہی کیا ہے اور اگر آپ کی مراد امام سے کچھ اور ہے تو خدا را اسکو تعین کیجئے آپ کا دعویٰ اس امام کا تو نہیں جو تمام مسلمانوں کا ایک ہوگا جس کو خلیفۃ المسلمین کہتے ہیں جس امامت کے آپ مدعی ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں تلوار و طاقت کی شرط نہیں ہے آخر وہ کونسی امامت ہے جب تک آپ متعین نہ کرینگے اسوقت تک بحث محض فضول ہے موضوع بحث الٰہی امام مقرر کیا ہے لیکن جب تک اس کی قسم متعین نہ ہو جھگڑا ختم نہیں ہو سکتا لہٰذا میرا آپ سے مطالبہ ہے کہ آپ امام کی قسم متعین کریں آپ الٹا مجھ ہی سے دلیل مانگتے ہیں حالانکہ میری حیثیت اس وقت مدعی کی نہیں ہے میں اسوقت سائل کی حیثیت سے کھڑا ہوا ہوں جب میں مدعی کی حیثیت سے کھڑا ہونگا تو انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دعوی کی دلیل پیش کروں گا اس وقت آپکے ذمہ یہ فرض ہے کہ آپنے جو کچھ دعوی کیا ہے اس پر دلائل پیش کیجئے آپ بار بار کہتے ہیں انبیاء کے پاس کونسی طاقت تھی آپ انبیاء علیہم السلام کی توہین کرتے ہیں اور اسی کو اپنی امامت کے لئے آڑ بنا رکھا ہے انبیاء علیہم السلام کے پاس خدائی طاقت تھی آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزور بتلا کر آپ کی سخت توہین و گستاخی کرتے ہیں یہ آپ کی نادانی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزور سمجھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزہ عطا کیا تھا آپ سے بے شمار معجزات کا ظہور ہوا آپنے ایک انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کر دئے آپکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات یعنی کفار سے جہاد کرنا بھی یاد نہیں رہا آپ جنگ بدر جنگ احد کے واقعات بھول گئے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو اور تیرہ صحابیوں کو اپنے ساتھ لیکر ایک ہزار کافروں کا مقابلہ نہیں کیا ان تمام واقعات کو بھلا بیٹھے اور کہنے لگے کہ حضور کے پاس کہاں طاقت تھی آپ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا گیا اس کو تو آپنے یاد رکھا لیکن یہ بھی یاد ہے یا نہیں کہ وہ آگ ٹھنڈی ہو کر ابراہیم خلیل علیہ السلام کیلئے باغ و بہار بن گئی تھی ایک روایت میں ہے کہ اس آگ میں آپ چالیس روز رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جتنا میں نے ان چالیس روز آرام پایا اتنا تمام عمر نہیں پایا۔

مقابلہ کرتے ہیں استغفر اللہ ۔ حالانکہ آپ ان پولیس والوں کی حفاظت میں مناظرہ کرنے کیلئے آئے ہیں کیا کسی نبی نے پولیس کی حفاظت میں مناظرہ یا تبلیغ کی ہے انبیا کی توہین نہ کیجئے امامت کی علت غائی بیان کیجئے اور یہ تبلائیے کہ آپ کس قسم کی امامت کے مدعی ہیں ۔

فرزند مولوی عبد الوہاب صاحب ملتانی آنجہانی

افسوس بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرۂ خون[1] نکلا

سوائے خرافات کے آپنے کچھ نہیں کیا آپنے ثبوت نہیں دیا علماء کا ایک گروہ ہے جو حق کو چھپاتے ہیں آپ اقرار کر چکے ہیں[2] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کمزور تھے جب اصل میں اتنی طاقت نہیں تو نقل میں کہاں سے آئیگی جب جڑ[3] میں طاقت نہیں تو شاخوں میں کہاں سے آئے گی آپ کہتے ہیں کہ نبیوں کا مقابلہ کرتا ہے یہ محض[4] بہتان ہے ۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم جو تم کو کتاب کی طرف کھینچے اس کو امام ماننا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا نمونہ ہے ۔ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ۔ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَنَامَ نَوْمًا وَلَا يُصْبِحَ صُبْحًا إِلَّا وَعَلَيْهِ إِمَامٌ فَلْيَفْعَلْ صبح سے پہلے اور شام سے پہلے امام بنا لو آپ نے اب تک اپنا امام[5] نہیں بنایا ۔ اَلْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ حَيْثُمَا قِيدَ انْقَادَ مومن مانند اونٹ نکیل والے کے ہے جدھر لے جاؤ کھنچا چلا جاتا ہے امام[6] والا بے نکیل و شتر بے مہار نہیں ہوتا ۔

مولانا ابو الفضل عبد الحنان اڈیٹر اہلحدیث گزٹ

حضرات! میں کئی بار کہہ چکا کہ جس چیز پر بحث کرنے کے لئے ہم آئے ہیں اس سے الگ نہ ہوں لیکن یہ اصلی بحث چھوتے بھی نہیں یہ محض وعظ کہہ کر وقت کو ٹالنا چاہتے ہیں کسی پر کچھ اثر ہوا نہیں مرید تو خوش ہو ہی جائینگے آپ کہتے ہیں آپنے اب تک اپنا امام نہیں بنایا آج امام بنانیکی بحث نہیں ہے نہ بیعت کی بحث ہے بحث یہ ہے کہ امامت بغیر قوت

---

[1] معلوم ہوتا ہے آپ خون ریزی کے لئے بھیجے گئے ہیں ورنہ کسی کا دل چیر کر خون نہ نکالتے دروغ گو را حافظہ نباشد ۱۲
[2] آپ کی خواب میں ۱۲ منہ [3] یہ غلط ہے کہ جڑ میں طاقت نہیں ہے نبی میں معجزہ اور وحی کی بڑی طاقت ہوتی ہے ۱۲ منہ [4] یہ بہتان نہیں ہے بلکہ ایمان سے تم خالی ہو چکے ہو اس لئے تمہیں پتہ نہیں چلتا کہ تم نبیوں کی توہین کرتے ہو ۔
[5] امام سے اگر تمہاری مراد نماز کا امام ہے تو ہم لوگ الحمد للہ روزانہ پانچ مرتبہ امام بناتے ہیں اور اگر تمہاری مراد سلطان ہے تو یہ اپنے اختیار میں نہیں ہے ۱۲ منہ [6] تمہارے باپ کے مریدوں نے تمکو اپنا امام بنایا ہے جب بھی وہ شتر بے مہار ہیں تمہارا کہنا نہیں مانتے پھر ایسا امام بنانے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ

اگر ہمارے پاس وحی نہیں[1] آتی مگر جو آپکے پاس تھی وہ ہمارے پاس موجود ہے[2] یعنی کتاب اللہ وسنت رسول اللہ

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب مجھے نہایت افسوس ہے آپ اپنا واعظانہ رنگ نہیں چھوڑتے

اڈیٹر اہلحدیث گزٹ آپسے جو سوالات کئے جاتے ہیں اُن کے جوابات تو دیتے نہیں ادہر اُدھر کی ہانکنے لگتے ہیں بحث ہے امامت کی کہ اس میں طاقت ضروری ہے یا نہیں لیکن جاہلوں کو پھانسنے کے لئے بیعت کا ذکر چھیڑ دیا کہ اگر بیعت نہ کروگے تو جاہلیت کی موت مروگے ۔ سبحان اللہ کیا طریق بحث ہے جب آپنے ہی اصلی بحث کو چھوڑ دیا تو مجبوراً مجھے بھی یہ کہنا پڑا کہ آپکا دعویٰ امامت محض مسلمانوں کی جرگوتوں کو کھانیکا ایک ڈھونگ ہے آپ پہلے اپنے امام ہونے کا ثبوت دیں پھر جو جی میں آئے کہتے رہیں۔ امامت کبریٰ یعنی خلافت اور حکومت شرعیہ کے معانی یہ ہیں سنئے! وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً الْاٰیَةَ وَقَدِ اسْتَدَلَّ الْقُرْطُبِیُّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ عَلٰی وُجُوْبِ نَصْبِ الْخَلِیْفَةِ لِیَفْصِلَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ وَیَقْطَعَ تَنَازُعَهُمْ وَیَنْتَصِرَ لِمَظْلُوْمِهِمْ مِنْ ظَالِمِهِمْ وَیُقِیْمَ الْحُدُوْدَ وَیَزْجُرَ عَنْ تَعَاطِی الْفَوَاحِشِ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الَّتِیْ لَا تُمْكِنُ اِقَامَتُهَا اِلَّا بِالْاِمَامِ

ترجمہ قرطبی نے اس آیت سے تقرر خلیفہ کے وجوب پر دلیل قائم کی ہے تاکہ وہ خلیفہ لوگوں کے اختلافات میں فیصلہ کردیا کرے اور اُن کے جھگڑوں کو مٹایا کرے اور مظلوموں کو ظالم سے بدلا دلادیا کرے اور حدود (یعنی زانی کو سنگسار کروانا یا دُرے لگوانا چور کے ہاتھ کٹوادینے وغیرہ) کو قائم کرے اور فحش و بدکاری سے لوگوں کو بزور روکے اسکے علاوہ اور دوسرے بڑے بڑے کام جو بغیر امام کے سرانجام نہیں پا سکتے (مثلاً جہاد کرنا۔ فوجوں کو باقاعدہ تعلیم دینا سرحدوں کی حفاظت کرنا مسلمانوں کو کفار کے حملہ سے بچانا وغیرہ) آپنے یہ جو لکھا ہے کہ جو نیک کام کا حکم کرے اور بُری باتوں سے روکے وہ خلیفہ ہے تو اس اعتبار سے آپکی یا آپکے والد کی کیا خصوصیت ہے ہر وہ شخص جو یہ کام کرے وہ خلیفہ ہے سوال تو یہ ہے کہ خلافت کبریٰ بغیر حکومت کے ہو سکتی ہے یا نہیں یعنی چالیس کروڑ مسلمانوں کا جو امام ہوگا ایا اسکے لئے طاقت کا ہونا بھی ضروری ہے یا نہیں۔

کیا آپ بتلا سکتے ہیں آپ جیسا ایا ہج آپ جیسا غلام ساڑھے تیرہ سو برس میں کبھی کوئی خلیفہ ہوا ہے آپ اپنا کا

[1] اس قدر جلدی بھی کیا تھی اصل میں آپ باپ کی طرف سے پنجابی ہیں یعنی آدھے پنجابی ہیں اس لئے جلدی گھبرا گئے اور اور وحی واپس کردی اگر آپ پورے پنجابی ہوتے تو مرزا کی طرح آپ بھی نبی بنے رہتے ۱۲ منہ

[2] صرف آپ کے پاس موجود ہے کیا دوسروں کے پاس نہیں ۱۲ منہ

فاقتلوہ آیا ہے جو جمع کا صیغہ ہے جس میں آپ بھی شامل ہیں آپ میرے شامل ہوں گے جب ہی تو میں مخالف کو قتل کروں گا میں اکیلا تھوڑا ہی قتل کرونگا مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے قتل نہیں کیا صرف آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے صحابہ کرام کے زمانہ میں جاکر مارا گیا حدیث شریف میں ہے
إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ جب کوئی نمازی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی آگے گذرے تو اُسے روکدے نہ کہ تلوار سے ماردے حالانکہ یہاں بھی لفظ فلیقاتلہ آیا ہے

مولانا ابوالفضل عبدالحنان ایڈیٹر اہلحدیث گزٹ آپ نے اب بھی ثبوت نہ دیا کہ امام بغیر قوت و طاقت کے ہو سکتا ہے۔ وہی پرانا طریقہ انبیاء کی توہین کرنی شروع کر دی حالانکہ میں بتلا چکا ہوں کہ نبیوں کے پاس وحی آتی ہے اور امام کے پاس یہ چیز نہیں ہے میں نے آپ کو ایک حدیث پڑھکر سنائی جس میں لفظ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ ہے یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے ہاں بیشک جو مسجد کا امام ہے یعنی صرف نماز پڑھانیکا امام ہے اسکے لئے تلوار ہونا ضروری نہیں آپ نے سترہ والی حدیث پڑھکر سنائی جس میں لفظ فلیقاتلہ موجود ہے اور وہاں تلوار سے لڑائی کرنا نہیں ہے لیکن یہ اس لئے ہے کہ وہاں سیف کا لفظ موجود نہیں اور میں نے جو حدیث امام کے بارہ میں سنائی ہے اس میں لفظ سیف ہے جس کا معنی تلوار ہے کیا آپ سترہ والی حدیث میں لفظ سیف دکھلا سکتے ہیں ایک حدیث اور سنیئے عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ یعنی اگر ایک امام کے ہاتھ پر بیعت ہو چکی ہو اور دوسرا آکر اس کی مخالفت کرے تو اس کی گردن ماردو۔ یہ حدیث بھی صاف بتلا رہی ہے کہ امام کے پاس قوت ہونی چاہئے اگر قوت نہ ہوگی تو اس باغی کی گردن کس طرح مارے گا یہ بات آپ نے عجیب کہی کہ فاقتلو جمع کا لفظ ہے جس میں تم بھی شامل ہو تم میرے شامل ہوگے جب ہی تو میں ماروں گا میں اکیلا کس طرح ماروں گا سبحان اللہ کیا کہتے ہیں آپکے علم کے حضرت بیشک یہ جمع کا لفظ ہے لیکن اس جمع میں آپ اور آپکے ساتھی ہیں اگر میں تو آپ کا مخالف ہوں میں کس طرح آپ کا ساتھ دوں گا اس حدیث کا جواب دو اور بتلاؤ کہ جب میں تمہارا باغی ہوں تو تم مجھکو کب قتل کریں گے آپ نبیوں کا مقابلہ کرتے ہیں . . . . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں تو کیا آپ بھی چار سے زیادہ بیویاں رکھ لیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۳ سال کے بعد مکہ کو چھوڑ دیا اور ہجرت کرکے مدینہ شریف لے گئے لیکن آپکے والد نے

وہ طاقت کے ہو سکتی ہی یا نہیں آپ منکر ہیں کہ ہو سکتی ہی میں کہتا ہوں کہ نہیں - آپ اپنے دعوی پر دلیل پیش نہیں کرتے
لیجئے سنئے میں کہتا ہوں کہ اس امام کے لئے جو تمام مسلمانوں کا خلیفہ ہوگا طاقت کا ہونا ضروری ہے اس کی
دلیل یہ ہے عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ
فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَّنْ كَانَ (مسلم)
عرفجہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عنقریب فتنے پر فتنے ہوں گے پس جو شخص
اس امت میں تفرقہ ڈالنا چاہے اس حال میں کہ امت متفق ہو تو مارو وہ اس اختلاف ڈالنے والے کو تلوار سے
جو شخص بھی ہو یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ امام کے پاس طاقت ہوگی تلوار ہوگا جب ہی تو اس اختلاف ڈالنے والے
کو مارے گا آپ کہتے ہیں تلوار کا ثبوت دو خود ان کی شان دیکھئے اس حدیث میں لفظ سیف آیا ہے جس کا معنی تلوار
ہے اور انہی عرفجہ سے دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ
عَلٰى رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ (مسلم)
جو شخص کہ تمہارے پاس آئے اس حال میں تمہارا ایک امام ہو اور وہ آنے والا تمہارے ڈنڈے کو توڑنا
چاہتا ہو یعنی تمہاری اجتماعی طاقت کے ٹکڑے کرنا چاہتا ہو تمہاری جمعیت میں تفرقہ ڈالنا چاہتا ہو تو ایسے شخص
کو قتل کر دو یہ حدیث بھی تبلا رہی ہے کہ امام کے پاس قوت ہوگی اور وہ امام ایک ہوگا جو تمام مسلمانوں کا
خلیفہ ہوگا اس زمانہ میں سلطان ابن سعود ظاہر شاہ رضا شاہ پہلوی مصطفی کمال - امام یحییٰ امام ہیں
اور یہ سب آپ سے الگ ہیں ان میں سے ایک بھی آپ کو اپنا امام نہیں مانتے یعنی یہ لوگ آپ کی ماتحتی میں نہیں ہیں
تو آپ کا فرض ہے کہ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے آپ ان سب کو قتل کر دیں کیونکہ حدیث میں لفظ کائنا من
کان آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی ہو اس کو قتل کر دو -

فرزند مولوی عبد الوہاب صاحب ملتانی آنجہانی
كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ
آپ نے اس حدیث کو کیوں چھوڑ دیا آپ صبح سے چیخ رہے ہیں کہ انبیاء کے پاس سیاست تھی وَيَقْتُلُوْنَ
الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ، ایک ایک قتل کر دیا - انبیاء کے پاس کہاں سیاست تھی
چالیس نبی قتل کر دیئے گئے اور جو لوگ انبیاء کے بعد عدل و انصاف کرتے وہ بھی قتل کر دیئے جاتے
آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص تمہیں تفرقہ ڈالے اسے قتل کر دو گویا آپ علم صرف[۱] سے بھی واقف نہیں ہیں حدیث میں

[۱] میں تو بفضلہ تعالیٰ واقف ہوں ہاں آپ کے باپ نا واقف تھے کیونکہ وہ ماسے بحث کہتے تھے

صدر کی تبدیلی

عظیم بیگ صاحب چغتائی ایل ایل بی وکیل کی صدارت کا خاتمہ

حکیم نثار احمد صاحب کرسی صدارت پر (راوی)

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر چونکہ نثار احمد صاحب تشریف نہیں لائے تھے اسلئے عظیم بیگ صاحب کو صدر بنا دیا گیا تھا مگر اب نثار احمد صاحب تشریف لے آئے ہیں لہذا اب آپ صدارت فرمائیں گے

(کرسی صدارت پر نثار احمد صاحب بیٹھ گئے اور معاملہ کو سمجھنے کے لئے فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب سے سوالات شروع کر دئے۔ راوی)

حکیم نثار احمد صاحب صدر خلافت اور امامت کا فرق کیا ہے

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی خلافت اور امامت ایک ہی ہے لیکن خلافت اور امامت میں سلطنت شرط نہیں۔

حکیم نثار احمد صاحب صدر آپ کا دعویٰ کونسی امامت کا ہے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی امامت کا یا امام ابو حنیفہ وغیرہ جیسی امامت کا۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی یہ خارج از بحث ہے اس لیئے میں اس کو انشاء اللہ پھر کبھی تبلاؤنگا (راوی) شاید قیامت کے بعد

چونکہ فرزند مولوی عبدالوہاب نے صدر صاحب کو یہ کہکر دھوکا دیا کہ یہ خارج از بحث ہے اس لئے مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب کھڑے ہوگئے اور یہ کہا (راوی)

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب اڈیٹر اہلحدیث گزٹ صدر صاحب اسی لفظ کا خلاصہ کرلیجئے کہ آپ کا دعویٰ امامت جس میں طاقت ضروری نہیں ہے وہ کونسی ہے امامت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی یا امامت امام ابوحنیفہ رح کی بس مناظرہ اسی پر ختم ہو جاتا ہے۔

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر ہم کسی پر جبر نہیں کرسکتے اگر یہ (فرزند مولوی عبدالوہاب) نبوت کا دعویٰ بھی کرے تو آپ کیا کرسکتے ہیں بہتر فرقے ہوکر رہیں گے

مولانا ابوالفضل عبدالحنان اڈیٹر اہلحدیث گزٹ محمد سلیم صاحب لائن آفیسر کی طرف مخاطب ہوکر آپ ٹھیک فرماتے ہیں اگر کوئی چوڑھا چمار اپنے سر پر تاج رکھکر یہ کہنے لگے کہ میں ہندوستان کا بادشاہ ہوں تو سوا اس کے کہ ہم سے پاگل کہیں گے اور کیا کریں گے۔

ہجرت نہیں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں برابری کرنا چاہتے ہو تو ہندوستان کو چھوڑ دو اور کہیں چلے جاؤ غیر کی حکومت میں خلافت کیسے قائم ہو سکتی ہے معلوم ہوتا ہے آپکے پاس انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے کے علاوہ کوئی دلیل نہیں ہے انبیاء کی توہین کو ہی اپنی امامت کی دلیل بنا رکھی ہے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی آپ نے پہلے فرمایا ابن سعود کو مار دو رضا شاہ ظاہر شاہ کو مار دو امام یحیی کو مار دو فلاں کو مار دو آپ کیوں فساد[1] کرا رہے ہیں۔

آپنے نبوت[2] سے قبل کہاں جہاد کیا ہے نبوت اور امامت کے لئے کیا تلوار پہلے ہونی چاہئے آپ کہتے ہیں تم یہاں سے ہجرت کیوں نہیں کرتے جس سلطنت جس شہر میں نماز روزہ ادا کر سکو وہاں سے ہجرت کرنی کی ضرورت نہیں ہے جب انبیاء میں شرط حکومت نہیں پائی گئی تو اماموں کے لئے کس طرح ہوگی امام کے ذمہ اپنی رعیت اور ماتحتوں کی حفاظت اسی قدر ہے جس قدر وہ اپنے نفس کی حفاظت کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں تو وہ آپ کی خصوصیت تھی پس یہ بتلائے کہ امام کے لئے تلوار شرط[3] ہے۔

موسی علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ اے موسیٰ ہم تمہارے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور بعد میں بھی۔ موسی علیہ السلام نے کہاں تلوار چلائی تھی فرعون کی سلطنت میں تھے یا نہیں اگر آپکے پاس طاقت ہوتی تو اپنی قوم کو لے کر کیوں بھاگتے اور فرعون کیوں تعاقب کرتا ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو جابر بادشاہ نے چھین لی تھی یا نہیں اگر آپکے پاس تلوار ہوتی تو یہ کیوں ہوتا آپ نبیوں سے کیوں چڑھتے ہیں۔

جب فرزند مولوی عبدالوہاب آنجہانی نے بار بار نبیوں کی توہین کرنی شروع کر دی تو محمد سلیم صاحب لائن آفیسر اس کو سن کر برداشت نہ کر سکے اور کھڑے ہو کر خود ہی مناظرہ شروع کر دیا اور ایک ہی دو سوال میں مولوی عبدالوہاب صاحب کے فرزند کو لاجواب کر دیا دونوں کے سوال و جواب کو ملاحظہ فرمائیے (راوی)

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر مولوی عبدالوہاب صاحب کے فرزند کی طرف مخاطب ہو کر آپ فضول بحث کر رہے ہیں اس کو چھوڑیے اور یہ بتلائیے کہ امام سے آپ کی کیا مراد ہے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کے مطابق مسلمانوں کو ہدایت کرنا۔

محمد سلیم صاحب لائن آفیسر یہ تو ہر مولوی کر سکتا ہے اس میں آپ کی کیا خصوصیت ہے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی کی طرف سے سکوت۔ سکوت۔ سکوت۔ جواب ندارد۔ جواب ندارد۔

جواب ندارد (راوی)

---

[1] فساد نہیں کراتے ہیں حدیث پر آپ نے عمل کرانا چاہتے ہیں۔ [2] آپکے بعد امامت کے جہاد کا مطالبہ کیا جاتا ہے ظہر لیے نہیں [3] شرط ہونے کی ایک شاخ تھی ۱۲ منہ۔

ہر مولوی خلیفہ ہے آپ کی اس میں کیا خصوصیت ہے اگر آپ کا یہی مطلب ہے کہ جہاں لفظ خلیفہ آگیا
بس وہ خلیفۃ المسلمین ہے اس کے ہاتھ پر بیعت واجب ہوگئی تو پھر زانی کو بھی خلیفہ کہتے ہیں اور وہ
پیدائشی خلیفہ ہیں وہ بھی خلیفۃ المسلمین ہوگئے ان کے ہاتھ پر بھی بیعت کرنی چاہئے بلکہ وہ زیادہ
مستحق ہیں کیونکہ وہ خلیفہ پیدائشی ہیں حضرت بحث خلیفۃ المسلمین سے ہے جو تمام مسلمانوں کا
خلیفہ ہوگا آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ بتلائیے امام کے لئے تلوار شرط ہے حالانکہ میں کئی
حدیثیں پڑھکر بتلا چکا کہ امام کے پاس تلوار یعنی طاقت کا ہونا ضروری ہے ایک اور حدیث سنئے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَاۤئِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ ،
سوا اس کے نہیں کہ امام ڈھال ہے اس کے پیچھے سے لڑائی کی جائیگی اور اس کے ذریعہ سے بچا جائیگا
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ امام وہی ہے جس کے پاس جنگی قوت ہو وہ مسلمانوں کے دکھ درد کا
ڈھال ہو وہ مسلمانوں کی دشمنوں سے حفاظت کرتا ہو تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ ۱۲۳ میں ہے وَیَجِبُ
اَنْ یَّکُوْنَ حُرًّا بَالِغًا عَاقِلًا مُّسْلِمًا عَدْلًا مُّجْتَهِدًا بَصِیْرًا سَلِیْمَ الْاَعْضَاۤءِ خَبِیْرًا بِالْحُرُوْبِ وَالْاٰرَاۤءِ قُرَشِیًّا عَلَی الصَّحِیْحِ یعنی واجب ہے کہ امام مذکر ہو۔ آزاد ہو۔ بالغ ہو۔
عاقل ہو۔ مسلمان ہو۔ عادل ہو۔ مجتہد ہو۔ آنکھ والا ہو اس کے ہاتھ پیر درست ہوں فن جنگ سے واقف ہو
بیعت والی حدیث تو آپ کو بہت یاد آتی ہے آپ کو یہ بھی حدیث یاد ہے یا نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَّاتَ عَلٰی شُعْبَةٍ مِّنَ النِّفَاقِ جو مرے اس
حال میں کہ نہ جہاد کرے اور نہ جہاد کا ارادہ کرے تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر مریگا اس حدیث پر آپ کب عمل
کرینگے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی آنجہانی	نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آپ نے یہ کی حدیث نہیں پڑھی مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ جس نے میری اطاعت
کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے امام کا کہنا مانا اُس نے میرا کہنا مانا امام کے واسطے طاقت ہوتی ہے

ا؎ تم سے کیا تلوار اُٹھے گی تلوار اٹھا کر کیا فساد کرانا چاہتے ہو سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد ۵۲ آپ پڑھکر
اس سے کیا فائدہ اُٹھائینگے ہاں وقت پورا کر دینگے اور یہی آپ کا مقصد ہے ۴۲ جب ثابت ہو کہ امام کے واسطے
طاقت ہوتی ہے تو بس ہمارا تمہارا جھگڑا ختم ہم لوگ بھی یہی کہتے ہیں ۱۲ منہ

حکیم نثار احمد صاحب صدر مولانا ابو الفضل عبد الحنان صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کیا ہر امام خلیفہ اور ہر خلیفہ امام نہیں ہو سکتا۔

مولانا ابو الفضل عبد الحنان صاحب اڈیٹر اہلحدیث گزٹ ہر خلیفہ امام ہے۔ مد ہر امام خلیفہ نہیں ہے امام کا لفظ عام ہے مگر خلیفہ کا لفظ خاص ہے امام شافعی رحمہ امام ابو حنیفہ رح اور دیگر ائمہ امام تھے مگر خلیفۃ المسلمین نہ تھے یہ خود دوسرے خلفاء کی ماتحتی میں تھے۔

حکیم نثار احمد صاحب صدر فرزند مولوی عبد الوہاب صاحب کی طرف مخاطب ہو کر آپ اپنا دعویٰ کہ امام کے واسطے سلطنت وجوبی شرط نہیں ہے اس کا ثبوت پیش کیجئے۔

فرزند مولوی عبد الوہاب صاحب ملتانی انجہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خُلَفَائُكَ قَالَ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَیُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ[1] اے اللہ میرے خلیفوں پر رحم کر صحابہ نے پوچھا آپکے خلیفہ کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میری حدیثوں کو روایت کریں گے اور میری تعلیم کو لوگوں میں پھیلائیں گے مولوی عبد الحنان صاحب کے موافق تلوار ہونی چاہے تھی حدیث بخاری میں موجود ہے اے لوگو تم ہمیشہ بھلائی پر رہو گے جب تک ایک امیر کے انتقال پر تم دوسرے کو امیر بنا لو جب ان کے پاس تلوار آ جائیگی تو بادشاہوں کی طرح ہو جاؤ گے وہ خلوص چلا جائے گا خلفاء کے پاس تلوار شرط نہیں ہے غیر کی سلطنت میں تلوار چلانا بالکل غیر ممکن ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت پر تلوار لیکر نکلا اور اس سے ان کو مارنے لگا تو میرا اسے کوئی تعلق نہیں ہے آپ کہتے ہیں مجھے مار دو قرآن شریف میں ہے مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ جو مومن کو قتل کریگا اس کی جزا جہنم ہے آپ فرماتے ہیں کہ امام شافعی صرف امام تھے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی شریعت کا مسئلہ تبلائے وہ خلیفہ ہے مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ فَهُوَ خَلِیْفَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ وَخَلِیْفَةُ كِتَابِهٖ وَخَلِیْفَةُ رَسُوْلِهٖ تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۹۵ جو اچھی بات تبلائے اور بری بات سے روکے وہ خلیفہ ہے آپ یہ تبلائے کہ امام کے لئے تلوار شرط ہے جب حضرت ابو بکر صدیق کو خلیفہ تسلیم کیا تھا آپ کے پاس کونسی سلطنت تھی یزید بادشاہ تھا مگر امام حسین خلیفہ تھے۔

مولانا ابو الفضل عبد الحنان صاحب اڈیٹر اہلحدیث گزٹ آپنے جو یہ حدیث پڑھی کہ میرے خلیفہ وہ ہیں جو میری حدیثوں کو روایت کرینگے اور لوگوں کو سکھلائیں گے تو اس اعتبار سے

[1] یہ حدیث مجمع الزوائد میں ہے اس کا راوی کذاب ہے لیکن انہوں نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس جھوٹی حدیث کو بھی پیش کر دیا ۱۲ منہ [2] اللہ کا شکر ہے کہ میں ان کے نزدیک مومن ہوں قرآن شریف کی آیتوں کے پڑھنے سے کم از کم یہ فائدہ تو ضرور ہوگا کہ مریدوں میں واہ واہ ہو جائیگی محل اور غیر محل کو کون دیکھے گا اگر اسکی صلاحیت ہوتی تو مرید ہی کیوں ہوتے ۱۲ منہ

[3] بزرگ ... ہو گئے ہو گے وہ بھی اپنے باپ کی گدی پر بیٹھا تھا اور تم بھی اپنے باپ کی گدی پر بیٹھے ہو ۱۲ منہ

مراد ہے نماز پڑھانیکا امام اگر یہی مراد ہے تو ٹھیک ہے اس کے لئے طاقت کا ہونا ضروری نہیں اور اگر آپ کی مراد امام سے خلیفۃ المسلمین ہے تو اس امام کے لئے طاقت کا ہونا ضروری ہے۔

فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی انجہانی آئیے وہ بھی خلیفہ ہے جو امام نماز ہے آپ یہ لکھدیجئے کہ امام نماز کے پاس چونکہ تلوار نہیں ہے کیا وہ ڈھال ہے حدیث شریف میں ہے

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ

اگر کوئی شخص تم میں سے نماز پڑھے تو چاہئے سترہ بنالے اگر کوئی آگے گذرے تو اس کو منع کرنے نہ مانے تو کیا اسے قتل کردے یہاں بھی یقاتل کا لفظ ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آتی ہے اور پوچھتی ہے آپ کون ہیں سابو بکر۔ کون سے ابوبکر۔ ابوبکر صدیق۔ کون سے ۔ قریشی ۔ لقب کیا ہے ۔ خلیفۃ المسلمین تب اُس نے مسئلہ پوچھا کہ آپ یہ تبلا دیجئے کہ حضرت کی تعلیم پر کس طرح قائم رہ سکتے ہیں فرمایا کہ جبتک امامت کا سلسلہ قائم رہے اور امام وہ جیسے ایک چودھری گاؤں کا اسی طرح امام لوگوں پر ہوتے ہیں اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس طاقت ہوتی تو یہ عورت اتنے سوالات کرنے کی جرات نہیں کر سکتی اتنا سا تین گھنٹہ کا مناظرہ بغیر صدر کے نہیں ہو سکتا تو پھر تمام دنیا کا انتظام کیسے ہو سکتا ہے کیا میں مسلمانوں کو حدیث کی تعلیم نہیں دیتا ہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتا ہوں امام کی جتنی طاقت ہوگی اسی کے مطابق عمل کریگا اللہ نے یہ حکم نہیں دیا کہ مار مار کے مسلمان بناؤ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تیرا رب چاہتا تو ساری زمین کے لوگ مسلمان ہو جاتے آپ نے یہ نہیں تبلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں فرمایا ہو کہ امام کے واسطے حکومت شرط ہے

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب اڈیٹر اہلحدیث گزٹ یہ خوب نماز (ی) کے آگے سے کوئی گذرے تو اُسے تلوار سے ماردو۔ یہ کس نے کہا کہ ہر جگہ قتال تلوار سے ہی ہوتا ہے سترہ والی حدیث میں صرف لفظ " فلیقاتلہ" ہے فلیقاتلہ بالسیف نہیں ہے کہ اُس کو تلوار سے مارے گا اور اسی طرح روزہ والی حدیث میں بھی صرف الصیام جنۃ ہے یہ نہیں ہے الصیام جنۃ یقاتل من ورائہ لہذا روزہ کو ڈھال کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ذریعہ لوگوں سے لڑائی کی جائیگی روزہ کو تو محض ڈھال اس لئے کہا گیا ہے کہ روزہ کی وجہ سے چونکہ قوت شہوانیہ کمزور پڑجاتی ہے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے تو گویا روزہ گناہوں سے ڈھال ہے

۱؎ اچھا یہ تو بڑے نکتہ کی بات تبلائی ۱۲ منہ ۲؎ دوسرے بھی حدیث کی تعلیم دیتے ہیں اور تم سے بڑھکر ۱۲ منہ
۳؎ کہاں روکتے ہو تمہارے مدرسہ کے قریب ہی رنڈیوں کا بنگلہ ہے اُن میں تم نے کبھی وعظ کہا ۱۲ منہ
۴؎ ایسا کون کمبخت کہتا ہے ۔

میں انکار نہیں کرسکتا تا۔ آپ یہ تبلائے کہ پہلے تلوار شرط ہے حدیث میں ہے اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا امام ڈھال ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھے بیٹھ کے تم بھی بیٹھ کے پڑھو مسجد میں کسی امام کو مت گھسنے دو جب تک کہ تلوار پاس نہ ہو کیا میرے بالغ ہونے میں[1] شک ہے کیا میرے مرد ہونے میں شک ہے[2] ہر معمولی عقل کا آدمی جانتا ہے کہ میں (عبدالوہاب کا بیٹا) مؤنث نہیں ہوں ہر جگہ امام کی ضرورت ہے یہاں تک کہ جنگل بیابان میں اگر صرف تین ہی آدمی ہوں تو ایک کو امام بنا لیا جائے ایک امام کے ماتحت ہو کر اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور شیطان سے بچو۔ الصیام جُنَّۃٌ روزہ بھی ڈھال ہے بقول آپکے یہ ہونا چاہیے کہ جب تک تلوار نہ ہو روزہ نہ رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا یعنی اگر تم پر امیر بنا یا جائے غلام نکٹا۔ کنکٹا اور وہ تم کو اللہ کی کتاب کی طرف کھینچے تو اس کی بات ماننا۔

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب
اڈیٹر اہلحدیث گزٹ

آپ نے ایک حدیث یہ پڑھی اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔ اور اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ نماز پڑھانے کے امام کو بھی ڈھال کہا گیا اور روزہ کو بھی ڈھال کہا گیا ہے لیکن جناب من ان دونوں مقامات میں صرف جُنَّۃٌ کا لفظ بولا گیا۔ جس کا معنی ڈھال ہے یہاں جُنَّۃٌ کے ساتھ یقاتل نہیں آیا کہ لڑائی کرنا مراد ہو اگر آپ امام نماز میں اور الصیام جُنَّۃٌ میں یقاتل دکھلا دیں تو بیشک میں مان لوں کہ امام یعنی خلیفۃ المسلمین ہے کے لئے طاقت کا ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ روزہ دار کے متعلق تو حدیث میں یہ آیا ہے کہ اگر کوئی لڑے تو اس سے کہدے اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ کہ بھائی میں لڑتا نہیں میں تو روزہ دار ہوں بیشک روزہ بھی ڈھال ہے امام نماز بھی ڈھال ہے لیکن اور حیثیت سے اور اُس حدیث میں جو میں نے امام یعنی خلیفہ کے لئے پڑھی ہے اس میں ہے اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِہٖ لفظ جُنَّۃٌ کے ساتھ یقاتل بھی ہے یہاں ڈھال اور لڑائی دونوں ہے اس لئے یہاں پر مراد جنگ ہے آپ صرف لفظ امام سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں حالانکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ امام کئی معنوں میں بولا جاتا ہے کافروں کے سرداروں کو بھی امام کہا گیا نماز پڑھانے والے کو بھی امام کہا گیا ہے امام اعظم یعنی خلیفۃ المسلمین کو بھی امام کہا گیا ہے جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ سے کئی بار میں دریافت کر چکا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ امام کے لئے طاقت ضروری نہیں ہے اس سے آپ کی کیا

---

[1] ہرگز نہیں [2] مرد ہونے میں تو ضرور شک ہے کیونکہ اگر آپ مرد ہوتے تو یہ نہیں کہتے کہ ہم کو اللہ نے تلوار رکھنے نہیں بھیجا ہے اور اگر آپکے خیال میں مرد وہ ہے جو بہت سی شادیاں کرے تو بیشک اس اعتبار سے آپ ضرور مرد ہیں اور اس بات میں آپ کے آبا آپ سے بھی بڑھکر مرد تھے۔

پانچ شرطیں ہیں سمجھدار ہو۔ بردبار ہو۔ حرام سے بچنے والا ہو۔ دین کے اندر بڑا مضبوط ہو۔ عالم ہو جو مسئلہ اسے خود معلوم ہو تو وہ دوسروں سے معلوم کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت نبوت دی گئی جبرئیل آئے اور کہا تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور تم کو نبی بنانا چاہتا ہے آپ نبی عبد یا نبی بادشاہ بننا چاہتے ہیں آپنے مشورہ پوچھا پھر فرمایا میں تو غلام کی طرح کھاتا ہوں بیٹھتا ہوں وغیرہ عبدیت ہی مجھکو پسند ہے پہلے دین نبوت اور رحمت کے ساتھ ہوا اور پھر خلافت رحمت ہو جائیگی اگر یہ نہ ہوگی تو ملک گیری ہو جائیگی پھر نبوت خلافت کے طریقہ پر ہو جائیگی (راوی یہ فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب کے ادائیگی لفظوں کی ہو بہو نقل ہے) یہ دین اسلام غربت کی حالت میں شروع ہوا اور پھر یہ دین اسی حالت میں لوٹ جائیگا۔ اے شعیب تو ہمارے میں کمزور ہے نہ تیرے پاس تلوار ہے اگر تیری قوم کا پاس نہوتا تو تجھے پتھر سے کچل ڈالیں قرآن وحدیث کا وعظ نہ کہنے پائے جہاں تین (صدر) میں وقت ہو چکا (فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب صاحب آنجہانی) صرف دو منٹ اور دیئے (صدر) نہیں ایک منٹ بھی نہیں۔

مولانا ابوالفضل عبدالحنان صاحب اڈیٹر اہلحدیث گزٹ — آپنے فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً الخ جو صبر کرتا ہے اور خدا کی آیتوں پر یقین رکھتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ امام بناتا ہے گویا کہ صبر امام بننے کیلئے شرط ہے تو مسلمانوں میں جتنے مصیبت کیوقت صبر کرنے والے ہیں اور اللہ کی آیتوں پر یقین رکھنے والے ہیں وہ سب کے سب امام ہیں آپ کی کیا خصوصیت ہے سوال اس قسم کے امام کا نہیں ہے بلکہ سوال تو یہ ہے کہ وہ شخص جو تمام دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کا امام ہوگا۔ اس کے پاس طاقت کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔ امام کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں میں اتحاد ہو یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اس کے پاس طاقت ہو آپ جس قسم کی امامت لیکر اٹھے ہیں اس سے اتحاد نہیں پیدا ہو سکتا کیونکہ آپ جیسا امام تو گھر گھر بن سکتا ہے انکو روکے گا کون جھگڑے یونہی باقی رہیں گے آپنے اتنی دیر تک جو پڑھکر سنایا کہ فلاں فلاں شرط ہے وہ دراصل قاضی کیلئے ہے یہاں بحث قاضی کی نہیں ہے بحث امام کی ہے کہ اس کے لئے طاقت ہونی چاہئے یا نہیں میں کئی حدیثیں پڑھکر بتلا چکا کہ امام کے پاس طاقت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ امامت کی جو غرض ہے وہ بغیر طاقت کے پوری نہیں ہوتی لیجئے اب آخر وقت پھر ان حدیثوں کو ایک مرتبہ سن لیجئے۔ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ امام ڈھال ہے اسکے پیچھے لڑائی کی جاتی ہے یعنی اس کے حکم اور تدبیر سے لڑائی ہوا کرتی ہے اور اس کے ذریعہ دشمنوں سے بچا جاتا ہے سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ (ابوداؤد) عنقریب بہت فتنے ہونگے پس جو شخص مسلمانوں میں تفریق ڈالنا چاہے اس حال میں کہ وہ متحد ہوں تو اسکی گردن تلوار سے اڑا دو إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا (مسلم) جب دو خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی ہو تو بعد والے خلیفہ کو قتل کر دو فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ یعنی ایک امام کے ہوتے ہوئے اگر دوسرا شخص امام بننا چاہے تو اسکی گردن مار دو

بچنے کا ڈھال یعنی ذریعہ ہے برخلاف امام اعظم یعنی خلیفۃ المسلمین کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں اُن میں کہیں تو یہ ہے "فاضربوہ بالسیف" یعنی مخالف کو تلوار سے مار دو کہیں ہے "فاضربوا عنقہ" اس مخالف کی گردن مار دو یہ دونوں حدیثیں صاف تبلا رہی ہیں کہ امام کے پاس طاقت ہوگی ان دونوں حدیثوں کا جواب دو اپنے مریدوں کو خوش کرنے کیلئے وعظ کہتے ہو پر جواب نہیں دیتے کہو تو میں بیٹھ جاؤں بلکہ سو جاؤں تم مزے سے دن بھر وعظ کہتے رہو کم از کم تمہارے مرید تو خوش ہو ہی جائیں گے آپنے خود خطبہ امارت صہ۹ میں لکھا ہے غور سے سنیئے۔

اے طائفہ علماء و فضلا ۔ آپ کو جائز نہیں ہے کہ جماعت میں تفرقہ ڈالیں کیونکہ یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ جس کی سزا شریعت اسلام نے اسلامی سلطنت میں قتل مقرر فرمائی ہے انتہی سبحان اللہ عبدالحنان مخالفت تو تمہاری جودھپور میں کر رہا ہے اور جماعت میں تفرقہ ڈال رہا ہے لیکن عبدالحنان کو قتل کہاں کیا جائیگا جہاں اسلامی سلطنت ہو یعنی قسطنطنیہ وغیرہ میں حدیثوں میں کونسا لفظ ہے جس کا ترجمہ کیا کہ مخالفت کرنے والے کو اسلامی سلطنت میں قتل کیا جائیگا گوری چمڑی کے خوف سے ایسا کیا آپ کی یہ تحریر جو خطبہ امارت میں ہے یہ بھی تبلاتی ہے کہ امام کے پاس طاقت ہوگی سنیئے نواب صدیق حسن خان صاحب والی بھوپال اپنی مشہور کتاب عرف الجادی میں لکھتے ہیں واما کہ قاعد در مصلی و ممسک سبحہ و مؤثر مطالعہ کتب علمیہ و مدرس طلبہ در عصر و مصر خود و مصنف مشکلات و حلال معضلات مختصرات و مبسوطات و متورع از سفک دما و اخذ اموال است و بعض مردم بعض دیگر را می خورند و قوی بر ضعیف ستم می کند مسلمانان را حاجتے بہ چنیں امام نیست۔

ترجمہ وہ امام جو جائے نماز پر بیٹھکر تسبیح کے دانے پھیر رہا ہے اور مسند علم پر بیٹھا ہوا درس و تدریس و مطالعہ کتب علمیہ میں یکتائے زمانہ ہوکر مشغول و منہمک ہو رہا ہے اور مختلف علوم و فنون میں تفسیریں و شرحیں بھی لکھ رہا ہے اور اس کی پرہیزگاری کا بھی یہ حال ہے کہ کسی کے مال و جان و آبرو پر دست اندازی نہیں کرتا لیکن ملک کی ایسی ابتر حالت ہے کہ امیر غریب بے خوف و خطر ظلم و ستم ڈھا رہا ہے جس کی روک کی اُس کو بالکل طاقت نہیں تو مسلمانوں کو ایسے امام کی ضرورت نہیں ہے

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۝	**فرزند مولوی عبدالوہاب صاحب ملتانی ثم الجمانی**
ہم نے تم میں سے امام بنائے وہ ہماری ہدایت کے مطابق لوگوں کو پہنچاتے	

ہیں ہم امامت کا عہدہ اس کو دیتے ہیں جو صبر کرتا ہو اور یقین کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ

اے داؤد ہم نے تجھکو زمین میں خلیفہ بنایا لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کیجیو اور خواہش کی تابعداری نہ کیجیو یہی امامت اور خلافت کی شرط ہے یہ نہیں فرمایا کہ تلوار ضروری ہے ادنیٰ انسان قاضی بننے کا کب مستحق ہوتا ہے کہ خواہش کی تابعداری نہ کرو مسئلہ چھپا کر اپنی جیب گرم نہ کرو تمام انبیاء یہی کام کرتے آئے ہیں قاضی کے لئے حاکم کیلئے امام کیلئے

عبدالحکیم صاحب (۱۲) عبدالحق صاحب (۱۳) عبدالرحمٰن و قدرت اللہ جی (۱۴) عبدالسبحان صاحب (۱۵) احمد سعید ولد جی محمد عثمان صاحب (۱۶) ابوالحسن محمد صدیق صاحب (۱۷) مستری عبدالرزاق صاحب سندھی (۱۸) محمد قاسم ولد محمد عالم صاحب نصیرالدین صاحب کنٹراکٹر کراچی (۲۰) حاجی عبداللہ (۲۱) عظیم بیگ چغتائی صاحب وکیل (۲۲) عبدالعزیز مسگر۔ (۲۳) عبدالرحیم ولد جی (۲۴) ابراہیم صاحب (۲۵) عبدالصمد ابن نظام الدین صاحب۔ (۲۶) ابوالخیر محمد عبدالصمد صاحب (۲۷) حاجی حسین جی والے (۲۸) محمد ولد خدابخش صاحب (۲۹) عبدالرحمٰن صاحب (۳۰) عبداللہ صاحب مکرانہ۔

چند ضروری باتیں! جب میں نے امامیوں کی امیدوں کے خلاف انکے چیلنج مناظرہ کو قبول کرلیا اور ان کی سرکوبی کے لئے اپنے تمام کاروبار کو نسیاً منسیا کرکے جودھپور میں بیٹھ گیا تو وہ اپنے کاذب امام کے کہنے میں آکر میری خلاف کئی قسم کے اتہامات و بہتانات باندھنے لگے کبھی یہ شور کرنے لگے کہ اس شخص کے نام وارنٹ جاری ہے اس لئے یہ دہلی سے بھاگا ہوا ہے کبھی یہ کہنے لگے کہ فلاں مولوی نے آریہ منتری سے مناظرہ کرنے کے لئے اسے دہلی میں چیلنج دیا ہے اس خوف سے یہ دہلی نہیں جاتا کبھی یہ دروغ بیانی کرنے لگے کہ یہ شخص مدرسہ رحمانیہ میں مدرس تھا وہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ غرض جہاں تک ہوسکا اس گروہ اور اسکے جھوٹے امام نے دروغ کذب بیانی افترا پردازی میں کسر نہیں رکھی ان افترایات واتہامات سے انکی یہ غرض تھی کہ میں انکے جھوٹ مکر و فریب سے گھبرا کر جودھپور سے چلا جاؤں اور ان کو میری آہنی گرفت سے نجات مل جائے لیکن میں بعونہ تعالیٰ جودھپور کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے بیچ میں مثل کوہ ہمالیہ کے کھڑا رہا اور انکی بکواسوں نے میرے قدم میں لغزش نہیں پیدا کی۔ اب جبکہ میں بفضلہ تعالیٰ جودھپور سے مناظرہ کرکے آچکا ہوں ان افترایات و اتہامات کا ازالہ کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ (۱) انکا یہ کہنا کہ میرے نام وارنٹ جاری تھا اس لئے میں دہلی نہیں جاتا تھا، ایک مجنونانہ بات ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ میرے نام وارنٹ جاری ہوتا تو میں اہلحدیث گزٹ میں بار بار یہ اعلان کس طرح کرسکتا تھا کہ میرا قیام جودھپور میں ہے (۲) باقی رہی یہ بات کہ میں مناظرہ کے خوف سے دہلی نہیں آتا تھا یہ بات بھی مسخرہ پنے کی ہے اس لئے کہ اگر مجھے مناظرہ سے خوف ہوتا تو میں آریہ منتر کے حامیوں کو متعدد بار مناظرہ کا چیلنج نہ دیتا اگر اس میں کسی کو شک ہو تو میرے اشتہارات ”خطرہ کی گھنٹی“ ”اعلان جنگ“ دیکھے اس سے حقیقت معلوم ہوجائیگی (۳) ان بہتانات کے رد کرنے کے بعد مجھے مدرسہ رحمانیہ کی ملازمت اور اس سے الگ کئے جانے کے متعلق یہ عرض کرنا ہے کہ میرا مدرسہ رحمانیہ سے الگ کیا جانا تو بڑی بات ہے میں کبھی بھی مدرسہ رحمانیہ میں ملازم نہیں ہوا اگر ایسا لکھنے والے یا کہنے والے اپنے قول میں سچے ہیں تو مدرسہ رحمانیہ کے ناظم جناب شیخ عطاءالرحمٰن صاحب کا اس بات پر حلفیہ بیان چھپوا کر شائع کریں کہ میں انکے مدرسہ میں ملازم تھا اور انہوں نے مجھے کسی قصور کی بنا پر مدرسہ سے الگ کردیا تھا سنو! کان کھول کر سنو! اگر تم نے یا تمہارے باپ کے کسی شاگرد نے شیخ عطاءالرحمٰن صاحب کا حلفیہ بیان شائع نہیں کیا تو میں یہ سمجھونگا کہ تمہارے باپ کی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ تم لوگوں کو جھوٹ بولنے میں قطعی شرم نہیں آتی۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ پٹنہ میں طبیہ کالج کھل رہا تھا اس میں چند طبیبوں کی ضرورت تھی میں بھی اس میں ملازمت کرنا چاہتا تھا طبیبوں کا انتخاب حکیم اجمل خانصاحب مرحوم کے ہاتھ میں دیا گیا تھا اس لئے میں دہلی آیا کہ انکے پاس کسی کی سفارش لے جاؤں اتفاق سے حکیم صاحب مرحوم شملہ چلے گئے میں انکے انتظار میں یہاں ٹھہر گیا اسی سال مولوی احمد اللہ صاحب مدرس رحمانیہ حج کو جارہے تھے مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم نگرنہسوی بہاری میرے پاس آئے اور کہا کہ مولوی احمد اللہ صاحب حج کو جارہے ہیں شیخ عطاءالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ جبتک وہ سفر حج سے واپس نہیں آئیں تم پڑھا دیا کرو یعنی

مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ اَوْ یُفَرِّقَ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ (مسلم)
یعنی تمہارا کوئی امام ہو اور دوسرا آکر جماعت میں تفریق ڈالنا چاہتا ہو تو اس کو قتل کر دو یہ سب حدیثیں صاف طور پر بتلا رہی
ہیں کہ امام کے پاس تلوار ہوگی طاقت ہوگی ایک حدیث اور سن لیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الامام الضعیف ملعون
(طبرانی) کمزور امام ملعون ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ امام دراصل وہی ہے جو طاقت والا ہے جو اللہ کے حدود کو دنیا میں
میں جاری کرتا ہے جو شخص اسکی طاقت نہیں رکھتا اور امام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹا ہے امام کی اسپرٹ یعنی خلیفہ
کا کام صرف وعظ کہہ دینا نہیں ہے بلکہ نہ ماننے والے مسلمانوں کو مار مار کر سمجھانا بھی کام ہے بعض لوگوں نے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت زکوٰۃ بند کر دی تھی آپ نے میان سے تلوار نکال لی نہ یہ کہ صرف وعظ کہہ دیا اور بس
غرض امام یعنی خلیفۃ المسلمین کے لئے طاقت کا ہونا ضروری ہے۔
خاتمہ صبح نو بجے کے بعد سے مناظرہ شروع ہوا اور تین گھنٹے تک مناظرہ ہوتا رہا آخری تقریر مولانا ابو الفضل عبد الحنان صاحب
کی ہوئی اس کے بعد حکیم نثار احمد صاحب صدر نے جو مناظرہ کا نتیجہ کھڑے ہو کر تبلایا وہ قابل تشنید ہے غور سے سنیئے (راوی)

مناظرہ کا نتیجہ

حکیم نثار احمد صاحب صدر فرزند مولوی عبد الوہاب صاحب کے بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انکی مراد امام سے
رہنما ہے جسکے لئے طاقت کا ہونا ضروری نہیں ہے اور مولوی عبد الحنان صاحب کے بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انکی
مراد امام سے خلیفۃ المسلمین ہے جسکے لئے طاقت کا ہونا ضروری ہے لہذا جلسہ برخاست کیا جاتا ہے۔
نوٹ اختتام مناظرہ پر صدر صاحب نے اظہار شکریہ کے مختصر سی تقریر ملک معظم کے انتقال پر بطور اظہار
افسوس کرنا چاہتے تھے لیکن پبلک نے یہ کہا کہ مولانا عبد الحنان صاحب اس بارہ میں تقریر کر چکے ہیں
اس لئے صدر صاحب تقریر کرنے سے رک گئے صدر صاحب کے بعد سٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب نے
کھڑے ہو کر کہا کہ بھائیو آپ صاحبان نے دونوں مولوی صاحبان کی تقریریں سنی کل بھی چھٹی ہے جو کچھ
آپ لوگوں نے سنا ہے اس کو گھروں میں اپنے غور کیجئے جس کی بات اچھی معلوم ہو اس کو مانیئے یہ
مذہبی معاملہ ہے جھگڑا نہیں ہونا چاہئے جب پولیس چلی گئی تب ایک امامیہ نے آکر بیعت کی تاکہ لوگوں
کو معلوم ہو کہ اس شخص نے مناظرہ کے اثر سے بیعت کی ہے حالانکہ وہ پورانا امامیہ ہے فیل بان ہے
دستخط گواہان مناظرہ میں شریک ہونے والوں میں سے جن لوگوں نے اس پر دستخط کر دئے ہیں انکے نام حسب ذیل ہے
(۱) (مولانا) ابو تراب عبد الغنی صاحب مدرس مدرسہ فیض محمدی جودھپور (۲) منشی نظام الدین صاحب (۳) مستری محمد عثمان صاحب
(۴) م خدا بخش صاحب (۵) گلچی (۶) عبد العزیز صاحب (۷) ولد احمد صاحب (۸) ابو الحسن (۹) محمد عبد السلام صاحب (۱۰) مولوی محمد بن خدا بخش صاحب
(۱۱) مستری عبد الغنی صاحب (۱۲) محمد اسمٰعیل صاحب (۱۳) حافظ نظام الدین صاحب (۱۴) محمد ولد حاجی محمد عثمان صاحب

کہاکہ میں اپنے کام کے لئے آیا ہوں ملازمت نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے اپنے کام کے لئے روزانہ کئی شخصوں سے ملنا ہے مولوی
مرحوم نے کہا کہ خیر تم جتنے گھنٹے بھی پڑھا سکو پڑھاؤ ان کے یہ کہنے سے میں پڑھانے پر راضی ہوا مولوی صاحب نے مجھ سے
کہ تم تنخواہ کیا لوگے میں نے کہا کہ میں ملازمت نہیں کروں گا جو تنخواہ مقرر کراؤں میں تو اپنی طرف سے جتنا ہوسکے گا پڑھاؤ
اگر ناظم صاحب کچھ دینا ہی چاہتے ہوں تو ان کی مرضی میں جو آئے وہ دیدیا کریں غرض جب یہ بات طے ہوگئی کہ میں
میں ملازم کی حیثیت سے نہیں پڑھاؤں گا تب میں روزانہ تقریباً چار گھنٹے پڑھانے لگا دوسرے مدرسین چھ گھنٹے پ
کرتے تھے ایک مہینہ ختم ہونے کے بعد ناظم صاحب نے مجھے منشی کی معرفت مبلغ چالیس روپے بھیج دیئے میں نے لے لئے
مہینہ میں غالباً میں نے ۲۰ دن پڑھائے ہوں گے کہ مجھے طبیہ کالج پٹنہ کی ملازمت کی کوشش کرنے کے لئے دہلی
جانا پڑا میں نے ناظم صاحب کو کہلا بھیجا کہ میں پٹنہ جا رہا ہوں لہذا میں مولوی احمد اللہ صاحب کے حج سے واپس
تک نہیں ٹھہر سکتا ناظم صاحب نے مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم کی معرفت مجھے یہ کہلا بھیجا کہ میں تم کو
میں ملازم رکھ لوں گا نہ جاؤ لیکن میں نے ملازمت سے انکار کیا آخر ناظم صاحب خاموش ہوگئے میں مدرسہ
رحمانیہ سے دوسرے مہینہ غالباً بیس تاریخ کو چلا گیا اور اس بیس روز کی تنخواہ نہیں مانگی کیونکہ میں کہہ چکا
کہ میں مدرسہ میں ملازمت نہیں کروں گا آنریری طور پر پڑھاؤں گا پھر میں بیس روز کی تنخواہ کس طرح مانگتا
تھا چنانچہ ناظم صاحب نے مجھے اس بیس روز کی تنخواہ کچھ نہیں دی۔ یہ ہے اصل واقعہ جسکو میرے دشمنوں
میرے مقابلہ کی تاب نہ لاکر کیا سے کیا بنا دیا۔

چیلنج تم امامیوں کو تمہارے جھوٹے زکوۃ خوار امام کو نیز تمہارے بڑے امام آنجہانی کے تمام ان شاگردوں
جن کو مجھ سے بغض و عناد ہے نہایت پُرزور الفاظ میں میرا چیلنج ہے کہ اگر وہ اپنے اس قول میں کہ میں مد
رحمانیہ میں ملازم تھا اور پھر مجھے وہاں سے الگ کردیا گیا سچے ہیں تو شیخ عطاءالرحمن صاحب ناظم مدرسہ رحما
حلفیہ بیان شائع کرائیں ورنہ یاد رکھیں جھوٹوں پر خدا کی لعنت و پھٹکار برستی ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَ
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِينَ

ابوالفضل عبدالحنا